حسن اخلاق

قرآن وحدیث کی روشنی میں

حسن اخلاق

قرآن و حدیث کی روشنی میں

اَکۡمَلُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِیۡمَانًا اَحۡسَنُھُمۡ خُلُقًا

(سنن أبي داؤد : 4682)

''مومنوں میں سب سے زیادہ کامل ایمان والے وہ ہیں جو اخلاق میں سب سے اچھے ہوں۔''

Al-Balagh
Islamic Cassettes, Books & Hijab
Model Town, Lahore. Ph: 042-35942233
Jail Road Lahore. Ph: 042-35717842
F-8 Markaz Islamabad. Ph: 051 - 2281426

نام کتاب ---------- حسن اخلاق

تالیف ---------- الھدیٰ شعبہ تحقیق

ناشر ---------- الھدیٰ پبلی کیشنز، اسلام آباد

ایڈیشن ---------- دوم (نظر ثانی شدہ)

ISBN ---------- 978-969-8665-37-1

تعداد ---------- پچاس ہزار

قیمت ----------

تاریخ اشاعت ---------- 15 مئی 2012ء

ملنے کے پتے

اسلام آباد: 7-اے کے بروہی روڈ H-11/4 اسلام آباد، پاکستان

فون: +92-51-4434615 +92-51-4436140-3

Email: salesoffice.isb@alhudapk.com

www.alhudapk.com www.farhathashmi.com

کراچی: 30-اے سندھی مسلم کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی، پاکستان

فون: +92-21-34528548 +92-21-34528547

امریکہ: PO Box 2256, Keller, TX 762 44

Ph: (817)-285-9450 (480)-234-8918

Email: alhudaonlinebooks@ymail.com

کینیڈا: 5671 McAdam Rd, Mississauga Ontario, L4Z IN9 Canada

Ph:(905)-624-2030 (647)-869-6679

www.alhudainstitute.ca

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ

عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ

وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ

حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(الأحزاب :21)

”درحقیقت تم لوگوں کے لیے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک بہترین نمونہ ہے۔“

فہرس

مُقَدِّمَة

نبی اکرم ﷺ کی بعثت انسانیت پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے جس کا مقصد انسانوں کو اللہ کی عبادت کے طریقے سکھانا اور ان کے اخلاق و کردار کو سنوارنا تھا جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: **بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ حُسْنَ الْأَخْلَاقِ.** (موطأ امام مالك، كتاب حسن الخلق : 8) ''میں اس لیے بھیجا گیا ہوں کہ عمدہ اخلاق کی تکمیل کروں۔''

آپ ﷺ خود بھی اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے جس کی گواہی خود خالق کائنات نے دی فرمایا: **وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ** ○ (القلم : 4) ''اور بے شک آپ اعلیٰ اخلاق پر فائز ہیں۔''

آپ ﷺ لوگوں کو بھی ہمیشہ اچھے اخلاق کی تلقین کرتے۔ آپ کے اس اندازِ تربیت کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: **رَاَيْتُهُ يَاْمُرُ بِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ.** (صحيح مسلم :6362) ''میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ لوگوں کو عمدہ اخلاق کی تعلیم دیتے ہیں۔''

انسانی زندگی میں حسن اخلاق کی اسی اہمیت کے پیش نظر اس کتاب میں اخلاق کے موضوع پر احادیث جمع کی گئی ہیں تاکہ ہم سب اپنی زندگیوں کو اسوۂ حسنہ اور تعلیماتِ نبوی کی روشنی میں سنوار سکیں۔

زیرِ نظر کتاب الہدیٰ انٹرنیشنل کے نصاب میں حدیث نبوی ﷺ مضمون کے حصے کا نظر ثانی شدہ ایڈیشن ہے جس سے دیگر افراد بھی یکساں طور پر مستفید ہو سکتے ہیں۔ اس کتاب کی تیاری میں ضعیف اور موضوع روایات سے بچتے ہوئے صرف صحیح اور حسن درجے کی احادیث کو منتخب کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو ہمارے لیے اور تمام پڑھنے والوں کے لیے فائدہ مند بنائے۔ ہمیں احادیث رسول ﷺ کو صحیح معنوں میں سمجھنے اور ان کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے نیز اس کارِ خیر میں تعاون کرنے والے تمام افراد کو ان کی کوششوں پر دنیا اور آخرت میں بہترین جزا عطا فرمائے۔

(آمین)

فرحت ہاشمی

یکم اپریل، 2012ء

8 جمادی الاوّل، 1433ھ

نوٹ: حسن اخلاق کے ابواب کی وضاحت اور تشریح کے لیے محترمہ ڈاکٹر فرحت ہاشمی کے لیکچرز سنیئے یہ لیکچرز آڈیو کیسٹس کی شکل میں دستیاب ہیں۔

حُسنُ الْخُلُقِ

حسنِ اخلاق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ O [القلم: 4]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور بے شک آپ اخلاق کے بڑے مرتبے پر ہیں۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ... [آلِ عمران: 159]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: پس اللہ کی رحمت کی وجہ سے آپ ان کے لیے نرم مزاج ہیں اور اگر آپ تندخو، سخت دل ہوتے تو یہ آپ کے اردگرد سے چھٹ جاتے۔

1. عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ صَالِحَ الْاَخْلَاقِ.

[رواه البخاری فی الأدب المفرد باب حسن الخلق: 273]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں اچھے اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔

2. عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا.

[راوہ مسلم، کتاب الفضائل: 6017]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے حامل تھے۔

3. عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.

[رواه أبو داؤد، کتاب السنة: 4682]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومنوں میں سب سے زیادہ کامل ایمان والے

وہ ہیں جو اخلاق میں سب سے اچھے ہوں۔

4.عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: **مَا مِنْ شَيْءٍ يُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ اَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ، وَاِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَيَبْلُغُ بِهِ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ.** [رواه الترمذی، کتاب البر و الصلة: 2003]

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میزان میں حسنِ اخلاق سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہ رکھی جائے گی اور یقیناً اچھے اخلاق والا شخص روزے دار اور نماز پڑھنے والے کا درجہ پا لیتا ہے۔

5.عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُنَافِقٍ: حُسْنُ سَمْتٍ، وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ.** [رواه الترمذی، کتاب العلم: 2684]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو خصلتیں منافق میں جمع نہیں ہو سکتیں اچھا چال چلن اور دین کی سمجھ۔

6. عَنْ اَبِی ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ، وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ.**

[رواه الترمذی، کتاب البر و الصلة: 1987]

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ سے ڈرو اور برائی کے پیچھے نیکی کرو تو نیکی برائی کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔

الرِّفْقُ

نرمی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ لِمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ○

[الشعرآء: 215]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اہل ایمان میں سے جو تمہاری پیروی اختیار کریں ان کے لیے اپنے بازو جھکا دو۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:... اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ... [المائدة:54]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: مومنوں پر نرم اور کفار پر سخت۔

7. عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا اَرَادَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِاَهْلِ بَیْتٍ خَیْرًا اَدْخَلَ عَلَیْهِمُ الرِّفْقَ. [رواه أحمد، ج:40، 24427]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی خاندان کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو ان میں نرمی ڈال دیتے ہیں۔

8. عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ اُعْطِیَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ اُعْطِیَ حَظَّهُ مِنَ الْخَیْرِ، وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَیْرِ.

[رواه الترمذی، كتاب البر والصلة: 2013]

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جسے نرمی میں سے حصہ دیا گیا تو بے شک اسے خیر میں سے حصہ ملا، اور جو نرمی کے حصے سے محروم کر دیا گیا تو بے شک وہ خیر سے محروم رہا۔

9. عَنْ جَرِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ یُحْرَمِ الرِّفْقَ، یُحْرَمِ الْخَیْرَ.

[رواه مسلم، كتاب البر والصلة: 6598]

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی نرمی سے محروم کیا گیا وہ خیر سے محروم کیا گیا۔

10. عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: **يَاعَائِشَةُ! اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ، وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَاسِوَاهُ.** [رواه مسلم،کتاب البر والصلة :6601]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی زوجہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! بے شک اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے، نرمی کو پسند فرماتا ہے، اور نرمی پر وہ جو کچھ عطا فرماتا ہے وہ سختی پر نہیں دیتا اور نہ اس کے علاوہ کسی چیز پر عطا فرماتا ہے۔

11. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ الْيَهُوْدَ اَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ، **قَالَ: وَعَلَيْكُمْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ، وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ. قَالَتْ: اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا؟ قَالَ: اَوَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قُلْتُ؟ رَدَدْتُّ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِيْ فِيْهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ.**

[رواہ البخاری،کتاب الدعوات :6401]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ یہود نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا **السام علیک** [تم پر موت ہو] نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **وعلیکم** [تم پر بھی ہو] لیکن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ نے کہا **السام علیکم ولعنکم اللّٰہ و غضب علیکم،** [تم پر موت ہو اور اللہ کی لعنت ہو اور اللہ کا غضب ہو] تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھہرو اے عائشہ! نرمی اختیار کرو اور سختی اور بدکلامی سے بچو۔ انہوں نے جواب دیا: کیا آپ نے نہیں سنا جو انہوں نے کہا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے نہیں سنا جو میں نے کہا، میں نے ان کی بات انہی پر لوٹا دی اور میری بات ان کے بارے میں قبول کی گئی اور ان کی میرے بارے میں قبول نہیں کی گئی۔

12. عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ، وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ.** [رواہ مسلم،کتاب البر والصلة :6602]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اسے زینت دار بنا دیتی ہے اور جس سے یہ نکال لی جاتی ہے اسے عیب دار کر دیتی ہے۔

13. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ اَوْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ؟ عَلٰى كُلِّ قَرِيْبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ.

[رواہ الترمذی، کتاب صفة القیامة : 2488]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس کی خبر نہ دوں جو آگ پر حرام ہے یا آگ اس پر حرام ہے؟ ہر اس شخص پر جو قریب، نرم خو اور آسان (سہل) ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ... وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ [آلِ عمران : 86]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ... اَ لَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ○ [هود : 18]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: سنو! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ... وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ○ [آلِ عمران : 57]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ... اَ لَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِىْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ○ [الشّوریٰ : 45]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: خبردار ہو، بے شک ظالم دائمی عذاب میں ہوں گے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ... مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ○ [المؤمن : 18]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ظالموں کے لیے نہ کوئی دلی دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات مانی جائے۔

14. عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا يَرْوِىْ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ: اِنِّىْ حَرَّمْتُ عَلٰى نَفْسِى الظُّلْمَ وَعَلٰى عِبَادِىْ، فَلَا تَظَالَمُوْا .

[رواہ مسلم، کتاب البر والصلة : 6575]

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب عزوجل سے نقل کیا کہ میں نے اپنے نفس پر ظلم کو حرام کیا ہے اور اپنے بندوں پر بھی، تو تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔

15.عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: مَنْ اَشَارَ اِلٰی اَخِیْهِ بِحَدِیْدَةٍ، فَاِنَّ الْمَلَائِکَةَ تَلْعَنُهُ، حَتّٰی یَدَعَهُ وَاِنْ کَانَ اَخَاهُ لِاَبِیْهِ وَاُمِّهٖ.

[رواہ مسلم، کتاب البر والصلۃ : 6666]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی اپنے بھائی کی طرف لوہے سے اشارہ کرے تو بے شک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس سے باز آجائے اور اگرچہ وہ اس کا سگا بھائی ہو۔

16. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

[رواه البخاری، کتاب المظالم: 2447]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ظلم قیامت کے روز اندھیروں کی صورت میں ہوگا۔

17. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ، فَقَالَ: اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَیْسَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ.

[رواہ البخاری، کتاب المظالم : 2448]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ بے شک نبی کریم ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو (عامل بنا کر) یمن بھیجا تو فرمایا: مظلوم کی فریاد سے ڈرتے رہنا کہ بے شک اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

18. عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا، قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، هٰذَا نَنْصُرُهُ مَظْلُوْمًا، فَکَیْفَ نَنْصُرُهُ ظَالِمًا؟ قَالَ: تَاْخُذُ فَوْقَ یَدَیْهِ. [رواہ البخاری، کتاب المظالم : 2444]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم مظلوم کی مدد تو کر سکتے ہیں لیکن ظالم کی مدد کس طرح کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ظلم سے اس کا ہاتھ پکڑ لو۔

19. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُولُ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَقْرُنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ جَمِيْعًا حَتّٰى يَسْتَأْذِنَ اَصْحَابَهُ . [رواه البخاری، كتاب الشركة : 2489]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شخص دو دو کھجوریں ایک ساتھ ملا کر کھائے یہاں تک کہ وہ اپنے ساتھیوں سے اجازت لے لے۔

20. عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ اَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْاَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرْضِيْنَ . [رواه البخاری، كتاب بدء الخلق : 3196]

سالمؒ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی زمین میں سے کچھ بھی ناحق لے لیا تو قیامت کے دن اسے سات زمینوں تک دھنسایا جائے گا۔

21. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ لِاَخِيْهِ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهَا، فَاِنَّهُ لَيْسَ ثَمَّ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُؤْخَذَ لِاَخِيْهِ مِنْ حَسَنَاتِهٖ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ اَخِيْهِ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ.

[رواه البخاری، كتاب الرقاق : 6534]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے کسی بھائی پر ظلم کیا ہو تو اسے چاہیے کہ اس سے (دنیا میں) معاف کروا لے۔ کیونکہ وہاں درہم و دینار نہ ہونگے پہلے اس کے بھائی کے لیے اس کی نیکیوں میں سے حق دلایا جائے گا اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہونگی تو اس کے بھائی (مظلوم) کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔

22. عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ . [رواه البخاری، كتاب الايمان : 11]

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کس کا اسلام افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامتی میں رہیں۔

23. عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، وَاَقْضِيَ لَهُ عَلٰى نَحْوِ مِمَّا اَسْمَعُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَلَا يَاْخُذْ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ. [رواه البخاری، کتاب الحیل:6967]

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے ہی جیسا انسان ہوں اور بعض اوقات جب تم باہمی جھگڑا لاتے ہو تو ممکن ہے کہ تم میں سے بعض اپنے فریق مخالف کے مقابلے میں اپنا مقدمہ پیش کرنے میں زیادہ چالاکی سے بولنے والے ہوں اور اس طرح میں اس کے مطابق فیصلہ کردوں جو میں تم سے سنتا ہوں۔ پس میں جس شخص کے لیے بھی اس کے بھائی کے حق میں سے کسی چیز کا فیصلہ کروں تو وہ اسے نہ لے کیونکہ اس طرح میں اسے جہنم کا ایک ٹکڑا دیتا ہوں۔

الصَّبْرُ

صبر

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: **یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ** ...[البقرۃ: 153]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، صبر اور نماز سے مدد لو۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ...**اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ** ۝ [الزمر: 10]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا۔

24. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **اَلْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ، وَیَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُمْ، اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یُخَالِطُ النَّاسَ، وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُمْ.** [رواہ ابن ماجہ، کتاب الفتن: 4032]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مومن لوگوں کے ساتھ مل کر رہتا ہے اور ان کی ایذا پر صبر کرتا ہے اس کا اجر زیادہ ہے اس مومن سے جو لوگوں کے ساتھ مل کر نہیں رہتا اور نہ ان کی ایذا پر صبر کرتا ہے۔

25. عَنْ صُهَیْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ، اِنَّ اَمْرَهُ کُلَّهُ لَهُ خَیْرٌ، وَلَیْسَ ذٰلِکَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَکَرَ، فَکَانَ خَیْرًا لَهُ، وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ، فَکَانَ خَیْرًا لَهُ.** [رواہ مسلم، کتاب الزھد: 7500]

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے، بے شک اس کے ہر معاملے میں اس کے لیے خیر ہے اور یہ صرف مومن ہی کے لیے ہے۔ اگر اسے خوشی پہنچے تو وہ شکر ادا کرتا ہے جو اس کے لیے خیر ہے اور اگر اسے تکلیف پہنچے تو صبر کرتا ہے جو اس کے لیے خیر ہے۔

26. عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ لَوْ لَا اَنِّیْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: **لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ لَتَمَنَّیْتُ**. [رواہ البخاری، کتاب التمنی: 7233]

نضر بن انسؒ سے روایت ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ ''موت کی تمنا نہ کرو'' تو میں ضرور تمنا کرتا۔

27. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی: **مَالِعَبْدِی الْمُؤْمِنِ عِنْدِیْ جَزَاءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِیَّهُ مِنْ اَهْلِ الدُّنْیَا، ثُمَّ احْتَسَبَهُ اِلَّا الْجَنَّةَ**.

[رواہ البخاری، کتاب الرقاق: 6424]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے مومن بندے کے لیے میرے پاس جنت کے سوا کوئی جزا نہیں کہ جب میں اس کا کوئی عزیز دنیا سے اٹھالوں اور وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کر لے۔

28. عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسًا رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: **اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی**. [رواہ البخاری، کتاب الجنائز: 1302]

ثابتؒ سے روایت ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبر صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے۔

الشُّكْرُ

شکر

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ... وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ○ [الاعراف: 144]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ○ [البقرة: 152]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: پس تم مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں گا، اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ○ [لقمان: 12]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور البتہ تحقیق ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی تھی کہ اللہ کا شکر گزار رہو اور جو کوئی شکر کرے گا تو بے شک وہ اپنے لیے شکر کرے گا اور جو کفر کرے گا تو بے شک اللہ بے نیاز تعریف والا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ○ [ابراهيم: 7]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب تمہارے رب نے خبردار کر دیا تھا کہ البتہ اگر تم نے شکر ادا کیا تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا اور البتہ اگر تم نے ناشکری کی تو بے شک میرا عذاب بہت شدید ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○ [السجدة: 9]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: پھر اس کو درست کیا اور اس کے اندر اپنی روح میں سے پھونکا اور اس نے تمہارے کان، آنکھیں اور دل بنائے کتنا تھوڑا تم شکر ادا کرتے ہو۔

29. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ.

[رواه أبو داؤد، كتاب الأدب: 4811]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں کا شکر گزار نہیں وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں۔

30. عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنبَرِ: **مَنْ لَمْ يَشْكُرِ الْقَلِيلَ، لَمْ يَشْكُرِ الْكَثِيرَ، وَمَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ، وَالتَّحَدُّثُ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ شُكْرٌ، وَتَرْكُهَا كُفْرٌ، وَالْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ، وَالْفُرْقَةُ عَذَابٌ.**

[رواه أحمد، ج:30، 18449]

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا: جو تھوڑے پر شکر ادا نہیں کرتا وہ زیادہ پر بھی شکر ادا نہیں کر سکتا، جو لوگوں کا شکر گزار نہیں وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں، اور اللہ کی نعمتوں کا اظہار شکر ہے اور ان کو چھوڑ دینا ناشکری، اور جماعت پر رحمت اور فرقہ بندی عذاب ہے۔

31. عَنْ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ رضي الله عنه يَقُولُ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيَقُومُ أَوْ لَيُصَلِّيْ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ أَوْ سَاقَاهُ: فَيُقَالُ لَهُ، فَيَقُولُ: **أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟**

[رواه البخاري، كتاب التهجد : 1130]

زیادؒ کہتے ہیں کہ میں نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم قیام فرماتے یا نماز پڑھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں پاؤں یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں پنڈلیوں پر ورم آ جاتا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا جاتا تو فرماتے کہ کیا بھلا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

32. عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: **أَنَّهُ كَانَ إِذَا جَاءَهُ أَمْرُ سُرُورٍ أَوْ بُشِّرَ بِهِ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلّٰهِ.** [رواه أبو داؤد، كتاب الجهاد : 2774]

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی خوشی کی بات آتی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خوش خبری دیے جاتے تو اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدے میں گر پڑتے۔

33. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: **اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ.** [رواه ابن ماجه، كتاب الصيام :1764]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والا صابر روزہ دار کا درجہ پالیتا ہے۔

34. عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ : لَمَّا نَزَلَ فِي الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ مَا نَزَلَ، قَالُوْا: فَاَيُّ الْمَالِ نَتَّخِذُ؟ قَالَ عُمَرُ: فَاَنَا اَعْلَمُ لَكُمْ ذٰلِكَ. فَاَوْضَعَ عَلٰى بَعِيْرِهِ.فَاَدْرَكَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم، وَاَنَا فِيْ اَثَرِهِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَيُّ الْمَالِ نَتَّخِذُ؟ فَقَالَ: **لِيَتَّخِذْ اَحَدُكُمْ قَلْبًا شَاكِرًا،وَلِسَانًا ذَاكِرًا،وَزَوْجَةً مُؤْمِنَةً،تُعِيْنُ اَحَدَكُمْ عَلٰى اَمْرِ الْآخِرَةِ.**

[رواه ابن ماجه،كتاب النكاح : 1856]

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سونے چاندی کے بارے میں (قرآن میں) نازل ہوا تو لوگوں نے کہا: ہم کون سا مال رکھ سکتے ہیں؟ حضرت عمرؓ نے کہا میں تمہیں بتاتا ہوں پھر اپنے اونٹ کو تیز دوڑایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک جا پہنچے اور میں اُن کے پیچھے تھا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم کون سا مال رکھ سکتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ شکر کرنے والا دل اور ذکر کرنے والی زبان اور مومنہ بیوی رکھے جو آخرت کے معاملہ میں تمہاری مدد کرے گی۔

35. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: **لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى امْرَاَةٍ لَا تَشْكُرُ لِزَوْجِهَا وَهِيَ لَا تَسْتَغْنِيْ عَنْهُ.** [رواه البيهقى فى السنن الكبرى،ج:7،كتاب القسم والنشوز : 14720]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس عورت کی طرف دیکھے گا بھی نہیں جو اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہے حالانکہ وہ اس سے بے نیاز نہیں رہ سکتی۔

36. عَنْ اَسْمَاءَ ابْنَةِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيَّةِ : **مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَنَا فِيْ جَوَارٍ اَتْرَابٍ لِيْ، فَسَلَّمَ عَلَيْنَا، وَقَالَ: اِيَّاكُنَّ وَكُفْرَ الْمُنْعِمِيْنَ. وَكُنْتُ مِنْ اَجْرَئِهِنَّ عَلٰى مَسْاَلَتِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا كُفْرُ الْمُنْعِمِيْنَ؟ قَالَ: لَعَلَّ اِحْدَاكُنَّ تَطُوْلُ اَيْمَتُهَا مِنْ اَبَوَيْهَا، ثُمَّ يَرْزُقُهَا اللّٰهُ زَوْجًا، وَيَرْزُقُهَا مِنْهُ وَلَدًا، فَتَغْضَبُ**

الْغَضْبَةَ فَتَكْفُرُ، فَتَقُوْلُ: مَا رَأَيْتُ مِنْکَ خَيْرًا قَطُّ.

[رواه البخاری فی الأدب المفرد : 1048]

سیدہ اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کیا اور فرمایا: سنو نعمت دینے والوں کی احسان فراموشی سے بچنا۔ میں سوال کرنے میں اُن سب سے تیز تھی۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نعمت دینے والوں کی احسان فراموشی کیا ہے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہوسکتا ہے تم میں سے کوئی خاتون ایک لمبا عرصہ اپنے والدین کے گھر گزارے پھر اللہ تعالیٰ اُس کو شوہر نصیب کرے اور اُس سے اُس کو اولاد عطا کرے پھر کسی بات پر غصے میں آ کر وہ ناشکری کرے اور کہے کہ مجھے تجھ سے کبھی کوئی بھلائی ملی ہی نہیں۔

اَلْخَصْمُ

جھگڑا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ۝

[یٰس : 77]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کیا انسان دیکھتا نہیں ہے کہ ہم نے اسے نطفہ سے پیدا کیا پھر وہ صریح جھگڑالو بن گیا؟

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:...وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ۝[البقرۃ : 204]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو اس کے دل میں ہے وہ اس پر اللہ کو گواہ بناتا ہے حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے۔

37. عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ، اِسْتَاْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِئْذَنُوْا لَهُ، بِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ، اَوِ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ، فَلَمَّا دَخَلَ اَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قُلْتَ الَّذِيْ قُلْتَ، ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ الْكَلَامَ؟ قَالَ: اَيْ عَائِشَةُ، اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ، اَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ، اِتِّقَاءَ فُحْشِهٖ. [رواہ البخاری، کتاب الأدب : 6054]

عروہ بن زبیرؒ سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے اجازت دے دو، اپنے قبیلے کا کتنا برا آدمی ہے۔ جب وہ شخص اندر آیا تو آپ ﷺ نے اس کے ساتھ بڑی نرمی سے گفتگو کی، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے اس کے متعلق جو کہنا تھا ارشاد فرمایا اور پھر اس کے ساتھ نرم گفتگو کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! بے شک وہ آدمی بدترین ہے جسے اس کی بدکلامی کے ڈر سے لوگ چھوڑ دیں۔

38. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ. [رواہ البخاری، کتاب المظالم : 2457]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے یہاں سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ آدمی ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔

39. عَنْ اَنَسِ بْنِ مَا لِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ قَالَ: **اَتَدْرُوْنَ مَا الْعِضَةُ ؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: نَقْلُ الْحَدِيْثِ مِنْ بَعْضِ النَّاسِ اِلٰى بَعْضٍ لِيُفْسِدَ بَيْنَهُمْ.**

[رواه البيهقى فى السنن الكبرى، ج:10، باب الشهادات : 21159]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ چغلی کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فساد پھیلانے کے لیے ایک کی بات دوسرے تک پہنچانا۔

40. عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **اَنَا زَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِىْ رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَاِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبِبَيْتٍ فِىْ وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَاِنْ كَانَ مَازِحًا، وَ بِبَيْتٍ فِىْ اَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ.**

[رواه أبوداؤد، كتاب الأدب : 4800]

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس شخص کے لیے جنت کے اطراف میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا چھوڑ دیا اور اس شخص کے لیے جنت کے درمیان میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے مزاح کے طور پر بھی جھوٹ کا ارتکاب نہیں کیا، اور اس شخص کے لیے جنت کے بلند ترین حصے میں گھر کا ضامن ہوں جس نے اپنا اخلاق اچھا کر لیا۔

41. عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: **اِنَّكَ اِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدْتَّهُمْ اَوْ كِدْتَّ اَنْ تُفْسِدَهُمْ.** [رواه أبوداؤد، كتاب الأدب : 4888]

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اگر تو لوگوں کے عیوب کے پیچھے پڑ گیا تو تو انہیں بگاڑ دے گا یا قریب ہے کہ تو انہیں بگاڑ دے۔

42. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ کُفْرٌ .

[رواہ البخاری، کتاب الایمان: 48]

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔

43. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ فَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْ ذٰلِکَ لَهُ قُرْبَةً اِلَیْکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ. [رواہ البخاری، کتاب الدعوات: 6361]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں نے جس مومن کو بھی برا بھلا کہا ہو تو اس کے لیے اسے قیامت کے دن اپنی قربت کا ذریعہ بنا دے۔

44. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: سُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ: مَا اَکْثَرُ مَا یُدْخِلُ الْجَنَّةَ ؟ قَالَ: اَلتَّقْوٰی وَحُسْنُ الْخُلُقِ، وَسُئِلَ مَا اَکْثَرُ مَا یُدْخِلُ النَّارَ؟ قَالَ: اَلْاَجْوَفَانِ: اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ.

[رواہ ابن ماجہ، کتاب الزهد: 4246]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سے اعمال (انسانوں کے) زیادہ جنت میں جانے کا سبب بنیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ڈر اور اچھا اخلاق اور پوچھا گیا کون سی چیزیں (انسانوں کے) زیادہ جہنم میں جانے کا سبب ہوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو خالی چیزیں: منہ اور شرم گاہ۔

45. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ یَضْمَنْ لِیْ مَا بَیْنَ لَحْیَیْهِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ . [رواہ البخاری، کتاب الرقاق: 6474]

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھے اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور اپنی دونوں ٹانگوں کے درمیان کی چیز (شرمگاہ) کی ضمانت دے گا، میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں گا۔

اَلْحَيَاءُ

شرم وحیا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: **فَجَاءَ تْهُ اِحْدَاهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَاءٍ ...** (القصص:25)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اتنے میں ان دونوں عورتوں میں سے ایک ان (موسیٰؑ) کی طرف شرم وحیا سے چلتی ہوئی آئی۔

46. عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ.** [رواه ابن ماجه، كتاب الزهد:4181]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک ہر دین کی ایک خصلت ہوتی ہے اور اسلام کی خصلت حیا ہے۔

47. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّوْنَ شُعْبَةً، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ.** [رواه البخاري، كتاب الايمان:9]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایمان کی ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

48. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ، وَالْاِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ.**

[رواه الترمذي، كتاب البر والصلة:2009]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیا ایمان میں سے ہے اور ایمان جنت میں لے جاتا ہے اور بے حیائی کوڑا کرکٹ ہے اور کوڑا کرکٹ آگ میں جاتا ہے۔

49. عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ

الْاَنْصَارِ وَھُوَ یَعِظُ اَخَاہُ فِی الْحَیَاءِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: **دَعْهُ فَاِنَّ الْحَیَاءَ مِنَ الْاِیْمَانِ** . [رواہ البخاری، کتاب الایمان:24]

سالم بن عبداللہؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری شخص کے پاس سے گزرے اس حال میں کہ وہ اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں وعظ کر رہا تھا تو آپ ﷺ نے اس انصاری سے فرمایا کہ اس کو اس کے حال پر رہنے دو کیونکہ حیا بھی ایمان ہی کا ایک حصہ ہے۔

50. عَنْ اَبِی السَّوَّارِ الْعَدَوِیِّ قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَیْنٍ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: **اَلْحَیَاءُ لَا یَأْتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ** . [رواہ البخاری، کتاب الأدب:6117]

ابوسوار عدویؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حیا ہمیشہ بھلائی ہی لاتی ہے۔

51. عَنْ عِمْرَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: **اَلْحَیَاءُ خَیْرٌ کُلُّهُ** .
[رواہ مسلم، کتاب الایمان : 157]

سیدنا عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیا ساری کی ساری خیر ہے۔

52. عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: **مَا کَانَ الْفُحْشُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَهُ، وَمَا کَانَ الْحَیَاءُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا زَانَهُ** . [رواہ الترمذی، کتاب البر و الصلۃ:1974]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس چیز میں بھی بے حیائی ہوتی ہے وہ اسے عیب دار بنا دیتی ہے اور حیا جس چیز میں بھی ہو اسے زینت عطا کرتی ہے۔

53. عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: **کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اَشَدَّ حَیَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِھَا، فَاِذَا رَاٰی شَیْئًا یَکْرَھُهُ عَرَفْنَاہُ فِیْ وَجْهِهٖ** . [رواہ البخاری، کتاب الأدب:6102]

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پردے میں رہنے والی کنواری لڑکی سے بھی زیادہ باحیا تھے، جب آپ ﷺ کوئی ایسی چیز دیکھتے جو آپ ﷺ کو ناگوار ہوتی تو ہم آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک سے سمجھ

جاتے تھے۔

54. عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اِنَّ مِمَّا اَدْرَکَ النَّاسُ مِنْ کَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰی: اِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ. [رواہ البخاری، کتاب الأدب: 6120]

سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک اگلے پیغمبروں کا جو کلام لوگوں کو ملا اس میں یہ بھی ہے کہ جب تم میں حیا نہ رہے تو پھر جو جی چاہے کرو۔
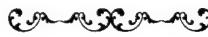
اَلْكَلَامُ

گفتگو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: **مَايَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّالَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ**O [ق :18]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کوئی لفظ اس کی زبان سے نہیں نکلتا مگر اس کے پاس حاضر باش نگران (لکھنے کے لیے) موجود ہوتا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ... **وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا** ... [البقرة :83]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور لوگوں سے بھلی بات کہو۔

55. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: **اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَمَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ.**
[رواه البخاری ،کتاب الایمان : 10]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے (دوسرے) مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو اُن کاموں کو چھوڑ دے جن سے اللہ نے منع کیا ہے۔

56. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **اِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا، وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا، فَقَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: لِمَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ: لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ، وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَاَدَامَ الصِّيَامَ، وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ.** [رواه الترمذی،کتاب البر والصلة:1984]

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جنت میں بالا خانے ہیں ان کا باہران کے اندر سے اور ان کا اندران کے باہر سے دکھائی دیتا ہے تو ایک اعرابی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ وہ کس کے لیے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا جو خوش کلامی کرے اور کھانا کھلائے اور اکثر روزہ رکھے اور رات

کو جب لوگ سوتے ہوں نماز پڑھے۔

57. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: **اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا یُلْقِیْ لَهَا بَالًا یَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَاِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا یُلْقِیْ لَهَا بَالًا یَهْوِیْ بِهَا فِیْ جَهَنَّمَ.** [رواہ البخاری، کتاب الرقاق: 6478]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک بندہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی ایک بات زبان سے نکالتا ہے، اسے وہ کوئی اہمیت نہیں دیتا مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے اور ایک دوسرا بندہ ایک ایسا کلمہ زبان سے نکالتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہوتا ہے وہ اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا لیکن اس کی وجہ سے وہ جہنم میں جا گرتا ہے۔

58. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قِیْلَ لِلنَّبِیِّ ﷺ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّ فُلَانَةَ تَقُوْمُ اللَّیْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ، وَتَفْعَلُ، وَتَصَدَّقُ، وَتُؤْذِیْ جِیْرَانَهَا بِلِسَانِهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **لَا خَیْرَ فِیْهَا، هِیَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ.** قَالُوْا: وَفُلَانَةٌ تُصَلِّی الْمَکْتُوْبَةَ وَتَصَدَّقُ بِاَثْوَارٍ، وَلَا تُؤْذِیْ اَحَدًا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **هِیَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ.**

[رواه البخاری فی الأدب المفرد، باب لا یؤذی جاره: 119]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ فلاں عورت رات کو قیام کرتی ہے اور دن کو روزہ رکھتی ہے اور عمل بھی کرتی ہے اور صدقہ بھی کرتی ہے اور اپنے پڑوسی کو اپنی زبان سے اذیت دیتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس عورت میں کوئی خیر نہیں، وہ آگ والوں میں سے ہے۔ لوگوں نے کہا: اور فلاں عورت فرض نماز پڑھتی ہے اور معمولی صدقہ بھی کرتی ہے اور کسی کو اذیت نہیں دیتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ جنت والوں میں سے ہے۔

59. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: **کَانَ کَلَامُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ کَلَامًا فَصْلًا یَفْهَمُهُ کُلُّ مَنْ سَمِعَهُ.** [رواه أبو داؤد، کتاب الأدب: 4839]

اَلْمَجَالِسُ

مجالس

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِیْلَ لَکُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا... [المجادلة :11]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو تو کشادگی کر دیا کرو۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَیْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ... [المجادلة : 9]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب تم سرگوشی کرو تو گناہ، ظلم اور پیغمبر کی نافرمانی کی سرگوشی نہ کیا کرو۔

66.عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدِ ﷺ الْخُدْرِیِّ، اَنَّھُمَا شَھِدَا عَلَی النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا حَفَّتْھُمُ الْمَلَائِکَةُ، وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَةُ، وَذَکَرَھُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ.

[رواہ مسلم، کتاب الذکر والدعاء :6855]

سیدنا ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما دونوں گواہی دیتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو لوگ بھی اللہ عزوجل کا ذکر کرنے بیٹھتے ہیں تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور سکینت ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان میں فرماتا ہے جو اس کے پاس ہیں۔

67. عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ قَوْمٍ یَقُوْمُوْنَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ فِیْهِ اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِثْلِ جِیْفَةِ حِمَارٍ! وَکَانَ لَھُمْ حَسْرَةً.

[رواہ أبو داؤد، کتاب الأدب:4855]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ کسی مجلس سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے بغیر اٹھ جاتے ہیں تو وہ ایسے ہیں جیسے وہ کسی مردار گدھے کے پاس سے اٹھے ہوں اور یہ مجلس ان کے لیے (قیامت کے روز) حسرت کا باعث ہوگی۔

68. عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَاجَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَلَهُمْ . [رواه الترمذی، کتاب الدعوات:3380]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مجلس میں لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجتے ہیں وہ ان کے لیے نقصان دہ ہوگی۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔

69. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ كَرَاهَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا . [رواه البخاری، کتاب العلم : 68]

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نصیحت فرمانے کے لیے کچھ دن مقرر کر دیتے تھے اس ڈر سے کہ کہیں ہم اکتا نہ جائیں۔

70. عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: خَيْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا . [رواه أبو داؤد، کتاب الأدب:4820]

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: کہ بہترین مجالس وہ ہیں جو فراخ ہوں۔

71. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ. [رواه البخاری، کتاب الأدب :6269]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس کے بیٹھنے کی جگہ

سے نہ اٹھائے کہ خود وہاں بیٹھ جائے۔

72. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: **لَا يُجْلَسُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا.** [رواہ أبو داؤد، کتاب الأدب:4844]

عمرو بن شعیبؒ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھ جائے۔

73. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى رَجُلَانِ دُوْنَ الْآخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ، اَجْلَ اَنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ.**

[رواہ البخاری، کتاب الاستئذان:6290]

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم تین آدمی موجود ہو تو دو آدمی اپنے (تیسرے) ساتھی کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کریں یہاں تک کہ تم اور لوگوں سے مل جاؤ، اس لیے کہ ایسا کرنا اس کو غمگین کردے گا۔

الْاَمَانَةُ

امانت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا... [النساء:58]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل کے سپرد کر دو۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○ [الانفال:27]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو اور تم اپنی امانتوں میں غداری کے مرتکب ہوتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:... اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ○ [الانفال:58]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک اللہ خیانت کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا ہے۔

74.عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ فِي الْخُطْبَةِ: لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ. [رواه ابن حبان، كتاب الايمان:194]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے خطاب کیا تو خطبہ میں فرمایا: اس میں ایمان نہیں جس میں امانت نہیں اور اس کا دین نہیں جس میں عہد کی پابندی نہیں۔

75. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ، وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ. [رواه أبو داؤد، كتاب البيوع:3535]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تمہارے پاس امانت رکھی ہے اس کی امانت ادا کرو اور جس نے تم سے خیانت کی ہے اس سے خیانت نہ کرو۔

76. عَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

[رواه البخاری، کتاب فرض الخمس :3118]

سیدہ خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک کچھ لوگ اللہ کے مال میں ناجائز تصرف کرتے ہیں پس ان کے لیے قیامت کے دن آگ ہے۔

77. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ. [رواه الترمذی، کتاب البر و الصلة :1959]

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص تم سے کوئی بات کہے اور پھر وہ اِدھر اُدھر دیکھے تو وہ بات تمہارے پاس امانت ہے۔

78. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: اَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ، فَاَسَرَّ اِلَيَّ حَدِيْثًا، لَا اُحَدِّثُ بِهِ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ. [رواه مسلم، کتاب فضائل الصحابة: 6270]

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن مجھے اپنے پیچھے بٹھایا اور آہستہ سے ایک بات فرمائی جس کو میں کسی سے بیان نہ کروں گا۔

الْمَسْئُوْلِيَّةُ

ذمہ داری

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: یَادَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی فَیُضِلَّکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ○ [صٓ:26]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے داؤد، ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے تو لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر اور خواہش نفس کی پیروی نہ کر کہ وہ تجھے اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ○ [القصص:83]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وہ آخرت کا گھر ہم بنا دیں گے اس کو اُن لوگوں کے لیے جو زمین میں نہ اپنی بڑائی چاہتے ہیں اور نہ فساد اور انجام متقین ہی کے لیے ہے۔

79. عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اَلْخَازِنُ الْاَمِیْنُ الَّذِیْ یُؤَدِّیْ مَا اُمِرَ بِهِ طَیِّبٌ نَفْسُهُ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِیْنَ. [رواہ البخاری، کتاب الاجارۃ:2260]

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: امانت دار خزانچی وہ ہے کہ جب اس کو کوئی حکم دیا جائے اور وہ اسے دل کی فراخی کے ساتھ پورا کرے تو وہ دو صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

80. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِهِ، وَالْاَمِیْرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَهْلِ بَیْتِهِ، وَالْمَرْاَةُ رَاعِیَةٌ عَلٰی بَیْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ، فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِهِ.

[رواہ البخاری، کتاب النکاح: 5200]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ پس امیر نگران ہے اور آدمی اپنے گھر والوں پر نگران ہے اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں پر نگران ہے، پس تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

81. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: **اَلْعَبْدُ اِذَا نَصَحَ سَيِّدَهُ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ اَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ.** [رواہ البخاری، کتاب العتق: 2546]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غلام جو اپنے مالک کی خیر خواہی کرتا ہے اور اپنے رب کی عبادت بھی تمام حسن وخوبی کے ساتھ کرے تو اسے دوگنا ثواب ملتا ہے۔

82. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: **يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ! لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ، فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا، عَنْ مَسْاَلَةٍ، وُكِلْتَ اِلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا، عَنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ، اُعِنْتَ عَلَيْهَا.** [رواہ مسلم، کتاب الامارۃ: 4715]

سیدنا عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن! تم حکومت کے کسی منصب کا سوال نہ کرنا اس لیے کہ اگر یہ منصب تجھے سوال کرنے سے ملے گا تو پھر یہ تیرے سپرد کر دیا جائے گا اور یہ اگر تجھے بغیر سوال کئے مل گیا تو اس پر تیری مدد ہوگی۔

83. عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰہِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ. فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ: اِنِّيْ مُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: **مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيْهِ اللّٰہُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنُصْحِهِ [اِلَّا] لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ.** [رواہ البخاری، کتاب الاحکام: 7150]

حسنؒ سے روایت ہے کہ عبیداللہ بن زیاد معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے اس مرض میں گئے جس میں ان کا انتقال ہوا تو معقل رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

سنی تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو کسی رعیت کا حاکم بناتا ہے اور وہ اس کی خیر خواہی کے ساتھ حفاظت نہیں کرتا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا۔

84. عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ: **اُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ؟ وَلَا اَلَّا صَنَعْتَ**. [رواه البخاری، کتاب الأدب :6038]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے دس سال نبی کریم ﷺ کی خدمت کی لیکن آپ نے کبھی مجھے "اُف" تک نہیں کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ فلاں کام کیوں کیا اور فلاں کام کیوں نہ کیا۔

85. عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **اِذَا اَتٰى اَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ، فَاِنْ لَّمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَيْنِ، اَوْ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ، فَاِنَّهُ وَلِيَ عِلَاجَهُ**. [رواه البخاری، کتاب العتق :2557]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کسی کا خادم کھانا لائے اور وہ اسے اپنے ساتھ (کھلانے کے لیے) نہ بٹھا سکے تو اسے ایک یا دو نوالے ضرور کھلا دے کیونکہ اس نے اسے تیار کرنے کی تکلیف اٹھائی ہے۔

الْکِذْبُ

جھوٹ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ... اِنَّ اللّٰهَ لَایَهْدِیْ مَنْ هُوَ کٰذِبٌ کَفَّارٌO[الزمر: 3]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک اللہ کسی ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور منکر حق ہو۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَO[التوبة: 119]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

86. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الصِّدْقَ یَهْدِیْ اِلَی الْبِرِّ، وَاِنَّ الْبِرَّ یَهْدِیْ اِلَی الْجَنَّةِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَصْدُقُ حَتّٰی یَکُوْنَ صِدِّیْقًا، وَاِنَّ الْکَذِبَ یَهْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَهْدِیْ اِلَی النَّارِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ کَذَّابًا. [رواه البخاري، كتاب الأدب:6094]

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک سچ آدمی کو نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ صدیق کا مرتبہ حاصل کر لیتا ہے۔ اور بے شک جھوٹ آدمی کو برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔

87. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ: اَمْلِکْ عَلَیْکَ لِسَانَکَ وَلْیَسَعْکَ بَیْتُکَ وَابْکِ عَلٰی خَطِیْئَتِکَ.

[رواه الترمذي، كتاب الزهد: 2406]

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! نجات کا ذریعہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی زبان کو قابو میں رکھو، اپنے گھر میں رہو اور اپنے گناہوں پر روؤ۔

88. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: **آیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ، وَاِذَا اُئْتُمِنَ خَانَ.** [رواہ البخاری، کتاب الایمان:33]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: منافق کی علامتیں تین ہیں۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے اور جب اس کو امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔

89. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهُ قَالَ: دَعَتْنِیْ اُمِّیْ یَوْمًا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدٌ فِیْ بَیْتِنَا، فَقَالَتْ: هَا تَعَالَ اُعْطِیْكَ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَمَا اَرَدْتِّ اَنْ تُعْطِیْهِ؟ قَالَتْ: اُعْطِیْهِ تَمْرًا، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **اَمَا اِنَّكِ لَوْلَمْ تُعْطِهِ شَیْئًا كُتِبَتْ عَلَیْكِ كِذْبَةٌ.** [رواہ أبوداؤد، کتاب الادب:4991]

سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری ماں نے مجھے ایک دن بلایا اور رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے کہا کہ ادھر آؤ میں تمہیں ایک چیز دوں گی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تم نے کیا دینے کا ارادہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا میں کھجور دوں گی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو کہا اگر تم اس کو کچھ نہ دیتی تو تمہارے اوپر ایک جھوٹ کا گناہ لکھا جاتا۔

90. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **كَفٰی بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ یُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ.** [رواہ مسلم:8]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو آگے بیان کردے۔

91. عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ حُمَیْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اُمَّهُ اُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ عُقْبَةَ اَخْبَرَتْهُ: اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: **لَیْسَ الْكَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ فَیَنْمِیْ خَیْرًا اَوْ یَقُوْلُ خَیْرًا.** [رواہ البخاری، کتاب الصلح:2692]

ابن شہاب رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ حمید بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ نے انہیں خبر دی کہ ان کی (حمید کی) والدہ سیدہ ام کلثوم

بنت عقبہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ جھوٹا وہ نہیں ہے جو لوگوں میں باہم صلح کرانے کی کوشش کرے اور اس کے لیے کسی اچھی بات کی چغلی کھائے یا اسی سلسلہ کی کوئی اور اچھی بات کہہ دے۔

92. عَنْ اَبِی الْحَوْرَاءِ السَّعْدِیِّ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ مَا حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ؟ قَالَ : حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ: **دَعْ مَا یَرِیْبُکَ اِلٰی مَا لَا یَرِیْبُکَ، فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِیْنَۃٌ وَ اِنَّ الْکَذِبَ رِیْبَۃٌ.**

[رواہ الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ:2518]

ابوحوراء سعدیؒ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ سے کیا یاد ہے؟ انھوں نے فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے یہ الفاظ یاد ہیں: وہ چیز چھوڑ دے جو تجھے شک میں ڈالے اور اس کو اختیار کر جس کے بارے میں تجھے شک وشبہ نہ ہو۔ بے شک سچ اطمینان کا باعث ہے اور بے شک جھوٹ شک کا سبب ہے۔

93. عَنْ بَھْزِ بْنِ حَکِیْمٍ قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ : **وَیْلٌ لِلَّذِیْ یُحَدِّثُ فَیَکْذِبُ لِیُضْحِکَ بِہِ الْقَوْمُ، وَیْلٌ لَہٗ، وَیْلٌ لَہٗ.**

[رواہ أبو داؤد، کتاب الأدب:4990]

بہز بن حکیمؒ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولے، ہلاکت ہے اس کے لیے، ہلاکت ہے اس کے لیے۔

اَلْمِزَاحُ

مزاح

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ○ [الأحزاب:70]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان لانے والو، اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو۔

94. عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا؟ قَالَ: اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا. [رواه الترمذی، کتاب البر والصلة: 1990]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ بعض اوقات ہمارے ساتھ خوش طبعی کی باتیں کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں حق بات ہی کہتا ہوں۔

95. عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: اَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَثِيْرًا، كَانَ لَا يَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِیْ يُصَلِّیْ فِيْهِ الصُّبْحَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَاِذَا طَلَعَتْ قَامَ، وَكَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَاْخُذُوْنَ فِیْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَيَضْحَكُوْنَ، وَيَتَبَسَّمُ ﷺ. [رواه مسلم، کتاب الفضائل:6035]

سماک بن حربؒ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں، بہت بیٹھا کرتا تھا، آپ ﷺ جہاں فجر کی نماز پڑھتے وہاں سے نہ اٹھتے یہاں تک کہ آفتاب نکل آتا تو آپ ﷺ اٹھتے اور لوگ باتیں کرتے اور جاہلیت کے کاموں کا ذکر کرتے اور ہنستے اور آپ ﷺ تبسم فرماتے۔

96. عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِحْمِلْنِیْ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اِنَّا حَامِلُوْكَ عَلٰی وَلَدِ نَاقَةٍ. قَالَ: وَمَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ؟ فَقَالَ

النَّبِيُّ ﷺ: وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلَ اِلَّا النُّوقُ. [رواہ أبو داؤد، کتاب الأدب:4998]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی سواری عنایت فرمائیں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک سواری کے لیے میں تجھ کو اونٹنی کا بچہ دوں گا۔ اس نے کہا: میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: اونٹ کو بھی تو اونٹنی ہی جنتی ہے۔

97. عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ، فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ وَقَالَ ادْخُلْ، فَقُلْتُ: اَكُلِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: كُلُّكَ، فَدَخَلْتُ. [رواہ أبو داؤد، کتاب الأدب:5000]

سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ چمڑے کے خیمے میں تھے میں نے سلام کیا۔ آپ ﷺ نے جواب دیا اور فرمایا: اندر آجاؤ، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ پورے کا پورا اندر آجاؤں؟ فرمایا ہاں پورے کا پورا، تو میں اندر داخل ہو گیا۔

التَّبَسُّمُ

مسکراہٹ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ○ [النمل:19]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (سلیمانؑ اس کی بات پر) مسکراتے ہوئے ہنس پڑے اور بولے اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جو تُو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائی اور یہ کہ ایسا نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو جائے اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں داخل کر۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ○ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ○ [عبس:38-39]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اس دن بہت سے چہرے روشن ہوں گے۔ ہنستے ہوئے، خوش وخرم ہوں گے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى○ [النجم:43]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور یہ کہ وہی ہنساتا ہے اور وہی رلاتا ہے۔

98. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ يَقُوْلُ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. [رواه أحمد، ج:29، 17704]

سیدنا عبداللہ بن الحارث بن جزء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔

99. عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ. [رواه مسلم، كتاب البر و الصلة:6690]

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: نیکی میں کسی چیز کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ تو اپنے بھائی

سے کشادہ پیشانی کے ساتھ ملے۔

100. عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: **تَبَسُّمُکَ فِیْ وَجْهِ اَخِیْکَ لَکَ صَدَقَةٌ.** [رواہ الترمذی، کتاب البر و الصلة:1956]

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کو مسکرا کر دیکھنا بھی تیرے لیے صدقہ ہے۔

101. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: **مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰی اَرٰی مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ، اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ.** [رواہ البخاری، کتاب الأدب : 6092]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس طرح کھل کر کبھی ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ کے حلق کا کوّا نظر آنے لگتا ہو، آپ ﷺ صرف مسکراتے تھے۔

اَلْغَضَبُ

غصہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ... وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ O [الشوریٰ:37]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب وہ غضب ناک ہوتے ہیں وہ معاف کردیتے ہیں۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:... وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ... [آل عمران:134]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور غصہ پی جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے۔

102. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: **لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ، اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ.** [رواه البخاري، كتاب الأدب: 6114]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلوان وہ نہیں ہے جو کشتی لڑنے میں غالب ہو جائے بلکہ اصلی پہلوان تو وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پائے۔

103. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **مَا مِنْ جُرْعَةٍ اَعْظَمُ اَجْرًا عِنْدَ اللّٰهِ، مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ، كَظَمَهَا عَبْدٌ، اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ.** [رواه ابن ماجه، كتاب الزهد: 4189]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی بندہ نے اللہ تعالیٰ کے نزدیک غصہ کے گھونٹ سے بڑھ کر اجر والا کوئی گھونٹ نہیں پیا جس کو وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے پی جاتا ہے۔

104. عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: **مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنْ اَيِّ الْحُوْرِ الْعِيْنِ شَاءَ.** [رواه أبو داؤد، كتاب الأدب: 4777]

سہل بن معاذؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص غصے کو روکے حالانکہ اسے

اپنا غصہ نکالنے کا اختیار ہو تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو تمام لوگوں کے سامنے بلا کر فرمائے گا جس حور عین کو تو چاہے پسند کر لے۔

105. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: **عَلِّمُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَاِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْكُتْ.** [رواه أحمد، ج:4، 2136]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سکھاؤ اور آسانی کرو اور تنگی نہ کرو اور جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے چاہیے کہ خاموش رہے۔

106. عَنْ اَنَسٍ قَالَ: **لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاحِشًا، وَلَا لَعَّانًا، وَلَا سَبَّابًا، كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ: مَا لَهُ؟ تَرِبَ جَبِيْنُهُ.** [رواه البخاری، کتاب الأدب:6046]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ فحش گو نہیں تھے، نہ آپ ﷺ لعنت ملامت کرنے والے تھے اور نہ گالیاں دیتے تھے، آپ ﷺ کو بہت غصہ آتا تو صرف اتنا کہہ دیتے، اسے کیا ہو گیا ہے، اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

107. عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَنَا: **اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ، فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَ اِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ.** [رواہ أبو داؤد، کتاب الادب:4782]

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: جب تم میں سے کوئی غصے میں ہو اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے، پھر اگر غصہ جاتا رہے تو خیر ورنہ لیٹ جائے۔

الرَّحْمَةُ

رحم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ... [الفتح: 29]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: محمد اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت اور آپس میں رحیم ہیں۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ... وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝ [البلد: 17]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ایک دوسرے کو صبر اور ایک دوسرے کو رحم کی تلقین کرتے رہے۔

108. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اُدْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ، قَالَ: اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً. [رواه مسلم، كتاب البر و الصلة: 6613]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مشرکوں پر بددعا کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس لیے نہیں بھیجا گیا کہ لوگوں پر لعنت کروں بلکہ میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

109. عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ. [رواه البخاري، كتاب التوحيد: 7376]

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔

110. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ: اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ، اِرْحَمُوْا اَهْلَ الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ. [رواه أبو داود، كتاب الأدب: 4941]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں: رحمان رحم کرنے والوں پر رحم کرتا ہے۔ زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

111. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: تُقَبِّلُونَ الصِّبْيَانَ؟ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: **أَوَ أَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ.**

[رواه البخاری، کتاب الأدب : 5998]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں، ہم تو انہیں بوسہ نہیں دیتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ نے تمہارے دل سے رحم نکال دیا ہے تو میں تمہارے لیے کیا کر سکتا ہوں۔

112. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: **لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ.** [رواه الترمذی، کتاب البر والصلة :1923]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ رحمت صرف بدبخت آدمی کے دل سے نکالی جاتی ہے۔

113. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ: **مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ أَخَفَّ صَلَاةً وَلَا أَتَمَّ مِنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَإِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ أَنْ تُفْتَنَ أُمُّهُ.**

[رواه البخاری، کتاب الاذان :708]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہلکی لیکن کامل نماز میں نے کسی کے پیچھے کبھی نہیں پڑھی اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچے کے رونے کی آواز سن لیتے تو اس خیال سے کہ کہیں اس کی ماں پریشانی میں مبتلا نہ ہو نماز مختصر کر دیتے۔

عفو درگزر

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ○الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ○ [آلِ عمران:133-134]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اپنے رب کی بخشش اور جنت کی طرف لپکو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے اور جو متقی لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ وہ لوگ جو خوشحالی اور تنگی میں خرچ کرتے ہیں اور غصے کو پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: خُذِالْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ○ [الأعراف: 199]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: عفو اختیار کرو اور نیک کام کرنے کا حکم دو اور جاہلوں سے کنارہ کرلو۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ○ [الشوریٰ: 43]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور البتہ جس نے صبر کیا اور معاف کیا تو بے شک یہ بڑے عزم والے کاموں میں سے ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ...وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○ [النور: 22]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور انہیں چاہیے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں کیا تم پسند نہیں کرتے ہو کہ اللہ تمہیں بخش دے اور اللہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں: رحمان رحم کرنے والوں پر رحم کرتا ہے۔ زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

111. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: تُقَبِّلُوْنَ الصِّبْیَانَ؟ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: **اَوَ اَمْلِکُ لَکَ اَنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِکَ الرَّحْمَةَ.**

[رواہ البخاری، کتاب الأدب: 5998]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں، ہم تو انہیں بوسہ نہیں دیتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ نے تمہارے دل سے رحم نکال دیا ہے تو میں تمہارے لیے کیا کرسکتا ہوں۔

112. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ یَقُوْلُ: **لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِیٍّ.** [رواہ الترمذی، کتاب البر والصلة :1923]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو القاسم ﷺ سے سنا کہ رحمت صرف بدبخت آدمی کے دل سے نکالی جاتی ہے۔

113. عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ یَقُوْلُ: **مَا صَلَّیْتُ وَرَاءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلَاةً وَلَا اَتَمَّ مِنَ النَّبِیِّ ﷺ وَاِنْ كَانَ لَیَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِیِّ فَیُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهُ.**

[رواہ البخاری، کتاب الاذان :708]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سے زیادہ ہلکی لیکن کامل نماز میں نے کسی کے پیچھے کبھی نہیں پڑھی اور اگر آپ ﷺ بچے کے رونے کی آواز سن لیتے تو اس خیال سے کہ کہیں اس کی ماں پریشانی میں مبتلا نہ ہو نماز مختصر کر دیتے۔

اَلْعَفُوُّ

عفو درگزر

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ○ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ○ [آلِ عمران:133-134]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اپنے رب کی بخشش اور جنت کی طرف لپکو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے اور جو متقی لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ وہ لوگ جو خوشحالی اور تنگی میں خرچ کرتے ہیں اور غصے کو پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ○ [الأعراف:199]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: عفو اختیار کرو اور نیک کام کرنے کا حکم دو اور جاہلوں سے کنارہ کرلو۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ○ [الشوریٰ: 43]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور البتہ جس نے صبر کیا اور معاف کیا تو بے شک یہ بڑے عزم والے کاموں میں سے ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ...وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○ [النور: 22]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور انہیں چاہیے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں کیا تم پسند نہیں کرتے ہو کہ اللہ تمہیں بخش دے اور اللہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ

يَغْفِرُوْنَO [الشوریٰ: 37]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو لوگ بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے پرہیز کرتے ہیں اور جب بھی غضبناک ہوتے ہیں تو وہ معاف کر دیتے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ فِيْ قَوْلِهِ ﴿خُذِ الْعَفْوَ﴾ [الاعراف: 199] قَالَ: اُمِرَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: **اَنْ يَاْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ اَخْلَاقِ النَّاسِ.** [رواه أبو داؤد، كتاب الأدب: 4787]

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿خُذِ الْعَفْوَ﴾ کے بارے میں کہتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ کو حکم دیا گیا کہ لوگوں کے اخلاق کے بارے میں درگزر اختیار کریں۔

114. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: **تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا، اِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا، اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا، [اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا].** [رواه مسلم، كتاب البر والصلة: 6544]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے دروازے پیر اور جمعرات کے دن کھولے جاتے ہیں پھر ہر اس بندہ کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہیں کرتا سوائے اس شخص کے جو اپنے بھائی سے کینہ رکھتا ہے پھر کہا جاتا ہے ان دونوں کو دیکھتے رہو یہاں تک کہ باہم راضی ہو جائیں، ان دونوں کو دیکھتے رہو یہاں تک کہ باہم راضی ہو جائیں، ان دونوں کو دیکھتے رہو یہاں تک کہ باہم راضی ہو جائیں۔

115. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ، وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا.** [رواه البخاري، كتاب الأدب: 6064]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے بچتے رہو کیونکہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے اور لوگوں کے عیوب تلاش نہ کرو، ٹوہ نہ لگاؤ، آپس میں حسد نہ کرو، کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو، بغض نہ رکھو، بلکہ اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ۔

116. عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: **لَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ یَھْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ، یَلْتَقِیَانِ، فَیُعْرِضُ ھٰذَا وَیُعْرِضُ ھٰذَا، وَخَیْرُھُمَا الَّذِیْ یَبْدَاُ بِالسَّلَامِ.** [رواه البخاری، کتاب الأدب: 6077]

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے کسی بھائی کو تین رات سے زیادہ کے لیے چھوڑ دے، اس طرح کہ جب دونوں کا سامنا ہو تو یہ بھی منہ پھیر لے اور وہ بھی منہ پھیر لے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

117. عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: **مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰہُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰہِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰہُ.** [رواه مسلم، کتاب البر والصلة: 6592]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور جو بندہ معاف کر دیتا ہے اللہ اس کی عزت بڑھاتا ہے اور جو بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرتا ہے۔

118. عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الْجَدَلِیِّ یَقُوْلُ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَتْ: **لَمْ یَکُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَّابًا فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یُجْزِیْ بِالسَّیِّئَةِ السَّیِّئَةَ وَلٰکِنْ یَعْفُوْ وَ یَصْفَحُ.** [رواه الترمذی، کتاب البر و الصلة: 2016]

ابوعبداللہ جدلی ؒ سے روایت ہے کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: آپ طعن و تشنیع کرنے والے، فحش کام کرنے والے، بازاروں میں چیخنے والے اور برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے نہ تھے بلکہ معاف کرتے اور درگزر فرماتے۔

119. عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ اَخْبَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:قَامَ اَبُو بَكْرِنِ الصِّدِّيْقُ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكٰى فقَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْاَوَّلِ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكٰى فقَالَ: **سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ.**

[رواہ الترمذی، کتاب الدعوات: 3558]

معاذ بن رفاعہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے پھر روئے اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہجرت کے پہلے سال منبر پر کھڑے ہوئے پھر روئے اور ارشاد فرمایا: اللہ سے معافی اور عافیت مانگو، بے شک کسی ایک کو بھی یقین کے بعد عافیت سے بہتر چیز نہیں ملی۔

النُّصحُ

خیر خواہی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ O [الأعراف:68]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارے لیے امانت دار خیر خواہ ہوں۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ O [الأعراف:62]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور تمہارا خیر خواہ ہوں میں اللہ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

120. عَنْ تَمِیْمِ نِ الدَّارِیِّ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ، قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: لِلّٰهِ وَ لِكِتَابِهٖ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِهِمْ. [رواه مسلم، كتاب الايمان :196]

سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دین خیر خواہی کا نام ہے۔ہم نے کہا،کس کے لیے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے اور اس کی کتاب کے لیے اور اس کے رسول کے لیے اور مسلمانوں کے اماموں کے لیے اور ان کے عوام کے لیے۔

121.عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ رَاٰی مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْیُغَیِّرْهُ بِیَدِهٖ، فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ، فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ، وَ ذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ. [رواه مسلم،كتاب الايمان : 177]

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو

اسے دل میں برا جانے اور یہ سب سے کم تر درجے کا ایمان ہے۔

122. عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَايُحِبُّ لِنَفْسِهٖ.** [رواه البخاری، کتاب الایمان :13]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ایمان نہیں لاتا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہ نہ چاہے جو اپنے نفس کے لیے چاہتا ہے۔

123. عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: **بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اِقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.** [رواه البخاری، کتاب الایمان :57]

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔

124. عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اِنِّيْ اُبْدِعَ بِيْ فَاحْمِلْنِيْ. فَقَالَ: مَا عِنْدِيْ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَنَا اَدُلُّهٗ عَلٰى مَنْ يَحْمِلُهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ.**
[رواہ مسلم، کتاب الامارۃ: 4899]

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا: میرا جانور مر گیا ہے، مجھے سواری دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس سواری نہیں۔ تو ایک شخص بولا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا میں اسے ایسے شخص کے بارے میں بتاؤں جو اسے سواری دے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی نیکی کی راہ بتائے اُس کو اتنا ہی ثواب ہے جتنا نیکی کرنے والے کو۔

125. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **لَقَدْ رَاَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ، فِيْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيْقِ، كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ.**
[رواہ مسلم، کتاب البر و الصلۃ : 6671]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تحقیق میں نے جنت میں ایک شخص کو مزے کرتے

دیکھا جس نے (دنیا میں) راہ میں آنے والے ایک درخت کو کاٹ دیا تھا جو لوگوں کے لیے اذیت کا باعث تھا۔

126. عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَنْ نَصَرَ اَخَاهُ بِظَهْرِ الْغَیْبِ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ . [رواہ البیھقی فی السنن الکبری، ج:8، 16685]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کی مدد اس کے پیٹھ پیچھے کی اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت میں مدد فرمائے گا۔

127. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ **قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ کُرْبَةً مِنْ کُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ کُرْبَةً مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ، وَمَنْ یَسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ یَسَّرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ ، وَاللّٰهُ فِی عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِی عَوْنِ اَخِیْهِ.**

[رواہ مسلم، کتاب الذکر : 6853]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مومن پر سے دنیا کی سختی دور کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر سے آخرت کی سختیوں میں سے سختی دور کرے گا اور جو شخص تنگ دست کو مہلت دے گا (یعنی اپنے قرض کے لیے تقاضا اور سختی میں مہلت) اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کا عیب ڈھانپے گا تو اللہ اس کا عیب دنیا اور آخرت میں ڈھانپے گا، اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہوتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہوتا ہے۔

فَضْلُ السَّلَامِ

سلام کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِاَحْسَنَ مِنْهَا... [النسآء:86]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب کوئی احترام کے ساتھ تمہیں سلام کرے تو اس کو اُس سے بہتر طریقے کے ساتھ سلام کرو۔

128. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ: اَیُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ؟ فَقَالَ: **تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ.**

[رواه البخاری، کتاب الایمان : 12]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا، اسلام کی کون سی بات بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دوسروں کو کھانا کھلاؤ اور ہر شخص کو سلام کرو، چاہے تم اسے پہچانتے ہو یا نہیں پہچانتے ہو۔

129. عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا، وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا، اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ.** [رواه مسلم، کتاب الایمان:194]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جنت میں داخل نہیں ہو سکو گے جب تک کہ ایمان نہ لاؤ اور تم ایمان نہیں لا سکتے جب تک کہ آپس میں محبت نہ کرو۔ کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتا دوں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو تمہارے درمیان محبت پیدا ہو؟ آپس میں سلام کو عام کرو۔

130. عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰهِ تَعَالٰی مَنْ بَدَاَهُمْ بِالسَّلَامِ.** [رواه أبو داؤد، کتاب الأدب : 5197]

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں سے سب سے بہتر وہ شخص ہے جو سلام میں سبقت کرے۔

131. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: یُسَلِّمُ الصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ، وَالْمَارُّ عَلَی الْقَاعِدِ، وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ. [رواہ البخاری، کتاب الاستئذان: 6234]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوٹا بڑے کو اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔

132. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ، وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ، وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ.

[رواہ البخاری، کتاب الاستئذان: 6233]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوار پیادہ کو، پیادہ بیٹھے ہوئے کو اور کم تعداد والے زیادہ والوں کو سلام کریں۔

133. عَنْ اَنَسٍ [بْنِ مَالِكٍ]: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰی غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ.

[رواہ مسلم، کتاب السلام: 5663]

سیدنا انس (بن مالک) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند لڑکوں کے قریب سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا۔

134. عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَزُوْرُ الْاَنْصَارَ وَیُسَلِّمُ عَلٰی صِبْیَانِهِمْ وَیَمْسَحُ رُؤُوْسَهُمْ. [رواہ ابن حبان، کتاب البر والاحسان، ج:2، 459]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انصار کی ملاقات کے لیے جایا کرتے تھے اور ان کے بچوں کو سلام کیا کرتے تھے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرا کرتے تھے۔

135. عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَيَنْحَنِيْ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْنَا: اَيُعَانِقُ بَعْضُنَا بَعْضًا؟ قَالَ: لَا وَلٰكِنْ تَصَافَحُوْا.

[رواه ابن ماجه، كتاب الادب :3702]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم میں سے بعض بعض کو جھک کر ملیں آپ ﷺ فرمایا: نہیں۔ ہم نے کہا: کیا ہم میں سے بعض بعض کو گلے ملا کریں: آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ مصافحہ کیا کرو۔

136. عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّاغُفِرَ لَهُمَا، قَبْلَ اَنْ يَفْتَرِقَا. [رواه أبو داؤد، كتاب الادب:5212]

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو دو مسلمان باہم ملاقات کریں اور مصافحہ کریں تو قبل اس کے کہ وہ جدا ہوں ان کو بخش دیا جاتا ہے۔

اَلْحُبُّ

محبت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُ وَالدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَايَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْكَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ... [الحشر:9]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو لوگ ان (مہاجرین) کی آمد سے پہلے ہی ایمان لا کر دارالہجرت میں مقیم تھے۔ یہ اُن لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کر کے ان کے پاس آئے ہیں اور جو کچھ ان کو دیا گیا تھا اس کی کوئی حاجت تک یہ اپنے دلوں میں محسوس نہیں کرتے اور انہیں اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں خواہ وہ خود کتنے ہی ضرورت مند کیوں نہ ہوں۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اَ لْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍبَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّاالْمُتَّقِيْنَ ○ [الزّخرف :67]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے سوائے متقین کے۔

137. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ، اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ، يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّيْ.**

[رواه مسلم: كتاب البر والصلة:6548]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری عظمت کی وجہ سے آپس میں محبت رکھنے والے کہاں ہیں آج میں ان کو اپنے سائے میں جگہ دوں گا جب کہ میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

138. عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: **مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ.** [رواه أبو داؤد ، كتاب السنة :4681]

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کی اور

اللہ تعالیٰ کے لیے بغض رکھا اور جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے دیا اور اللہ تعالیٰ کے لیے روکا تو اس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا۔

139. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: **اَلْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ وَلَا خَیْرَ فِیْمَنْ لَا یَأْلَفُ وَلَا یُؤْلَفُ**. [رواه أحمد ج:15,9198]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مومن سراپا الفت ہے اور اس میں کوئی خیر نہیں جو نہ محبت کرتا ہے اور نہ وہ محبت کیا جاتا ہے۔

140. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: **وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَ وَلَدِهٖ**. [رواه البخاري، كتاب الايمان:14]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم میں سے کوئی بھی ایمان والا نہ ہوگا جب تک میں اسے اس کے والد اور اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

141. عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ: قِیْلَ لِلنَّبِیِّ ﷺ: اَلرَّجُلُ یُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا یَلْحَقْ بِهِمْ؟ قَالَ: **اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ**. [رواه البخاري، كتاب الأدب: 6170]

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا: ایک شخص ایک قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن اس سے ملاقات نہیں کر سکا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: انسان اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔

142. عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَتَی السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَمَا اَعْدَدْتَّ لَهَا؟ قَالَ: حُبَّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، قَالَ: **فَاِنَّکَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ**. قَالَ اَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا، بَعْدَ الْاِسْلَامِ، فَرَحًا اَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ: **فَاِنَّکَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ**. [رواه مسلم، كتاب البر والصلة: 6713]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اس نے دریافت کیا، اے اللہ کے

رسول ﷺ! قیامت کب ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے جواب دیا: میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت کرتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم اسلام لانے کے بعد کسی بات پر اتنا خوش نہیں ہوئے جتنا آپ ﷺ کی اس بات سے خوش ہوئے "بے شک تم اس کے ساتھ ہوگے جس سے تم محبت کرتے ہو"۔

143. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **اَلرَّجُلُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ یُّخَالِلُ.** [رواه الترمذی، کتاب الزهد: 2378]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے پس تم میں سے ہر ایک یہ ضرور دیکھے کہ وہ کس کے ساتھ دوستی کر رہا ہے۔

144. عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْ كَرِبَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: **اِذَا اَحَبَّ الرَّجُلُ اَخَاهُ فَلْیُخْبِرْهُ اَنَّهٗ یُحِبُّهٗ.** [رواه أبو داؤد، کتاب الأدب: 5124]

سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنے بھائی سے محبت کرے تو اسے چاہیے کہ اسے بتا دے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔

145. عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: **مَا تَوَادَّ اثْنَانِ فِی اللّٰهِ جَلَّ وَعَزَّ اَوْ فِی الْاِسْلَامِ، فَیُفَرِّقَ بَیْنَهُمَا اَوَّلُ ذَنْبٍ یُّحْدِثُهٗ اَحَدُهُمَا.**

[رواه البخاری فی الأدب المفرد، باب هجرة المسلم: 401]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: دو شخص اللہ عزوجل کے لیے یا اسلام کی وجہ سے آپس میں محبت کرتے ہیں لیکن دونوں میں سے کسی ایک کا گناہ ان کے درمیان علیحدگی کر دیتا ہے۔

الْهَدِيَّةُ

تحفہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَاِنِّىْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ○

(النمل:35)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور میں ان کی طرف کچھ تحفہ بھیجتی ہوں اور دیکھتی ہوں کہ قاصد کیا جواب لاتے ہیں۔

146. عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **تَهَادَوْا تَحَابُّوْا.**

[رواه أبو يعلى، ج:11، 6148]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: آپس میں تحفے لیا دیا کرو اس سے باہمی محبت پیدا ہوگی۔

147. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: **كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا.**

[رواه البخاری، کتاب الهبة وفضلها: 2585]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تحفہ قبول فرما لیا کرتے اور اس کا بدلہ بھی دیا کرتے تھے۔

148. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **اَجِيْبُوا الدَّاعِيَ وَلَا تَرُدُّوا الْهَدِيَّةَ وَلَا تَضْرِبُوا الْمُسْلِمِيْنَ.** [رواه ابن حبان، کتاب الحظر و الإباحة، ج:12، 5603]

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کرو، تحفہ مت لوٹاؤ، اور مسلمانوں سے لڑائی نہ کرو۔

149. عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ، فَلَا يَرُدُّهُ، فَاِنَّهُ خَفِيْفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيْحِ.** [رواه مسلم، کتاب الالفاظ من الادب: 5883]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے خوشبودار پھول پیش کیا جائے تو وہ اس کو نہ لوٹائے اس لیے کہ اس کا کوئی بوجھ نہیں اور اس کی خوشبو عمدہ ہے۔

150. عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **لَوْ دُعِيتُ اِلٰى ذِرَاعٍ اَوْ كُرَاعٍ لَاَجَبْتُ، وَلَوْ اُهْدِىَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ اَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ.** [رواہ البخاری، کتاب الھبۃ:2568]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے بازو اور پائے (کے گوشت) پر بھی دعوت دی جائے تو میں قبول کرلوں گا اور مجھے بازو یا پائے (کے گوشت) کا تحفہ بھیجا جائے تو اسے بھی قبول کرلوں گا۔

151. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **اَلْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهِ.** [رواہ البخاری، کتاب الھبۃ: 2621]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنا دیا ہوا تحفہ واپس لینے والا ایسا ہے جیسے اپنی کی ہوئی قے کا چاٹنے والا۔

152. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **مَنْ اُعْطِىَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ بِهِ، فَمَنْ اَثْنٰى بِهِ فَقَدْ شَكَرَهُ وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ.** [رواہ أبو داؤد ، کتاب الأدب:4813]

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو کوئی چیز دی جائے اور وہ اس کا بدلہ دینے کی قدرت رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ بدلہ دے، اگر بدلہ نہ دے سکے تو تعریف کرے۔ جس نے تعریف کی اس نے شکر ادا کیا اور جس نے اسے چھپایا اس نے ناشکری کی۔

اَلْکِبْرُ

تکبر

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:...اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دٰخِرِیْنَ O [المؤمن :60]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک جو لوگ تکبر میں مبتلا ہو کر میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں، عنقریب وہ جہنم میں ذلیل وخوار ہو کر داخل ہوں گے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : قِیْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا فَبِئْسَ مَثْوَی الْمُتَکَبِّرِیْنَ O [الزمر :72]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کہا جائے گا، داخل ہو جاؤ جہنم کے دروازوں سے، ہمیشہ رہنے والے اس میں متکبروں کے لیے بڑا ہی برا ٹھکانا ہے۔

153. عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: **قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَۃُ اِزَارِیْ، فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِنْھُمَا قَذَفْتُہُ فِی النَّارِ.**

[رواہ أبو داؤد، کتاب اللباس :4090]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کبریائی میری چادر ہے اور عظمت میری ازار ہے جس شخص نے ان دونوں میں سے کسی ایک کو مجھ سے چھینا میں اسے آگ میں پھینک دوں گا۔

154. اَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: **بَیْنَمَا رَجُلٌ یَجُرُّ اِزَارَہٗ مِنَ الْخُیَلَاءِ خُسِفَ بِہٖ فَھُوَ یَتَجَلْجَلُ فِی الْاَرْضِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ.**

[رواہ البخاری، کتاب أحادیث الأنبیاء:3485]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص تکبر کی وجہ سے اپنا تہہ بند زمین پر گھسیٹتا ہوا جا رہا تھا کہ اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور اب وہ قیامت تک یوں ہی زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔

155. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: **بَیْنَمَا رَجُلٌ یَتَبَخْتَرُ، یَمْشِیْ فِیْ بُرْدَیْهِ، قَدْ اَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ، فَخَسَفَ اللّٰهُ بِهِ الْاَرْضَ، فَهُوَ یَتَجَلْجَلُ فِیْهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ.** [رواہ مسلم، کتاب اللباس والزینۃ: 5467]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص اتراتا ہوا اپنے دو کپڑوں میں چلا جا رہا تھا، اس کے نفس نے اسے خود پسندی میں مبتلا کر دیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا پس وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔

156. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: **لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ کِبْرٍ. قَالَ رَجُلٌ: اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَنْ یَکُوْنَ ثَوْبُهُ حَسَنًا، وَنَعْلُهُ حَسَنَةً، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ، اَلْکِبْرُ: بَطَرُ الْحَقِّ وَ غَمْطُ النَّاسِ.** [رواہ مسلم، کتاب الایمان: 265]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ایک ذرے کے برابر بھی تکبر ہوگا، ایک آدمی نے سوال کیا، آدمی کو یہ پسند ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو اور اس کے جوتے اچھے ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے۔ تکبر حق کو ٹھکرانا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔

157. عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: **اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ؟ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُتَضَاعِفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ، اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَهْلِ النَّارِ؟ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَکْبِرٍ.** [رواہ البخاری، کتاب الأدب: 6071]

سیدنا حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں جنت والوں کی خبر نہ

دوں؟ ہر کمزور، اور حقیر سمجھا جانے والا اگر وہ قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا کر دے۔ کیا میں تمہیں دوزخ والوں کی خبر نہ دوں؟ ہر تند خو، اکڑ کر چلنے والا، اور متکبر۔

158. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **ثَلَاثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ**، قَالَ اَبُوْمُعَاوِیَةَ: **وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ، شَیْخٌ زَانٍ وَمَلِکٌ کَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَکْبِرٌ**. [رواه مسلم، کتاب الایمان:296]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہ کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا ابو معاویہ نے کہا کہ اور نہ ان کی جانب دیکھے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ بوڑھا زانی، جھوٹا حاکم اور متکبر فقیر۔

اَلْحَسَدُ

حسد

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ... [النسآء:54]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کیا یہ لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا کیا؟

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ○ [الفلق:5]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور حاسد کے شر سے جب کہ وہ حسد کرے۔

159. عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَجْتَمِعَانِ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ، اَلْاِيْمَانُ وَالْحَسَدُ. [رواہ النسائی، کتاب الجہاد:3109]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کے دل میں ایمان اور حسد جمع نہیں ہو سکتے۔

160. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ، صَدُوْقِ اللِّسَانِ، قَالُوْا: صَدُوْقُ اللِّسَانِ، نَعْرِفُهُ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: هُوَ التَّقِیُّ النَّقِیُّ لَا اِثْمَ فِيْهِ وَلَا بَغْیَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ.

[رواہ ابن ماجہ، کتاب الزہد:4216]

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا: لوگوں میں کون سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر صاف دل، زبان کا سچا۔ لوگوں نے کہا: زبان کے سچے کو تو ہم پہچانتے ہیں لیکن صاف دل کون ہے؟ فرمایا: وہ پرہیز گار، پاک صاف جس کے دل میں گناہ نہ ہو، نہ بغاوت ہو، نہ بغض اور نہ حسد ہو۔

الشُّحّ
بخل

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ... وَاُحۡضِرَتِ الۡاَنۡفُسُ الشُّحَّ ... [النسآء:128]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور نفسوں میں بخل رکھ دیا گیا۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَمَنۡ يُّوۡقَ شُحَّ نَفۡسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ○ [الحشر:9]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جو اپنے دل کی تنگی سے بچا لیے گئے وہی فلاح پانے والے ہیں۔

161. عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ: **لَا يَجۡتَمِعُ الشُّحُّ وَالۡاِيۡمَانُ فِیۡ قَلۡبِ عَبۡدٍ اَبَدًا.** [رواه النسائی، کتاب الجهاد: 3112]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخل اور ایمان کسی بندے کے دل میں کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتے۔

162. عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ يَقُوۡلُ: سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوۡلُ: **شَرُّ مَا فِیۡ رَجُلٍ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبۡنٌ خَالِعٌ.** [رواه أبو داؤد، کتاب الجهاد:2511]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: انسان میں دو صفات بہت بدترین ہوتی ہیں، ایک رُلا دینے والی بخیلی اور بزدلی جو دل نکالنے والی ہو۔

163. عَنۡ جَابِرِ بۡنِ عَبۡدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: **اِتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهۡلَكَ مَنۡ كَانَ قَبۡلَكُمۡ، حَمَلَهُمۡ عَلٰى اَنۡ سَفَكُوۡا دِمَاءَهُمۡ وَاسۡتَحَلُّوۡا مَحَارِمَهُمۡ.** [رواه مسلم، کتاب البر و الصلة:6576]

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخل سے بچو! اس لیے کہ بخل نے ہی ان لوگوں کو ہلاک کیا جو تم سے پہلے تھے۔ اس بخل نے انہیں اپنوں کا خون بہانے پر اور حرام کو حلال سمجھنے پر آمادہ کیا۔

حرص

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی ○ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰی ○ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰی ○ وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهٗ اِذَا تَرَدّٰی ○ [اللیل:8-11]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جس نے بخل کیا اور بے نیازی برتی اور بھلائی کو جھٹلایا، تو عنقریب ہم اس کو سخت راستے کے لیے سہولت دیں گے اور اس کا مال آخر اس کے کس کام آئے گا جبکہ وہ ہلاک ہو جائے؟

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ○ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ○ [التکاثر:1-2]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کثرت کی حرص نے تمہیں غفلت میں ڈال رکھا ہے یہاں تک کہ تم نے قبریں جا دیکھیں۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ○ [العدیت: 8]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور بے شک وہ مال و دولت کی محبت میں بہت شدید ہے۔

164. عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ، وَتَبْقَى مِنْهُ اثْنَتَانِ، اَلْحِرْصُ وَالْاَمَلُ. [رواه أحمد، ج:19، 12202]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم بوڑھا ہوتا جاتا ہے مگر دو چیزیں اس میں باقی رہتی ہیں حرص اور آرزو۔

165. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيْفَةِ وَالْخَمِيْصَةِ، اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ، وَاِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ.

[رواه البخاری، کتاب الجهاد والسير: 2886]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دینار کا بندہ، درہم کا بندہ، چادر کا بندہ، کمبل کا بندہ ہلاک ہوا کہ اگر اسے کچھ دے دیا جائے تب خوش ہو جاتا ہے اور اگر نہیں دیا جائے تو ناراض ہو جاتا ہے۔

166. عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ: اَلْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ.** [رواہ مسلم، کتاب الزکاۃ: 2412]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی بوڑھا ہوتا جاتا ہے اور دو چیزیں اس میں جوان ہوتی جاتی ہیں ایک مال کی حرص اور دوسری عمر کی حرص۔

167. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: **لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ اِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ.** [رواہ البخاری، کتاب الرقاق: 6436]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اگر ابن آدم کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو تیسری کا خواہش مند ہوگا اور ابن آدم کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی اور چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی توبہ قبول کرتا ہے جو سچی توبہ کرتا ہے۔

168. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: **بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا، اَوْ يُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيْعُ دِيْنَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا.** [رواہ مسلم، کتاب الایمان: 313]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ ان فتنوں سے پہلے جلدی جلدی نیک کام کرلو جو اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے (اور یہ حالت ہوگی کہ) آدمی صبح مومن ہوگا اور شام میں کافر یا شام مومن ہوگا اور صبح میں کافر اور انسان دنیاوی ساز وسامان کے بدلے میں اپنا دین فروخت کردے گا۔

169. عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: **اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ اُمَّتِيْ الْمَالُ.** [رواہ الترمذی، کتاب الزھد: 2336]

سیدنا کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: ہر امت کے

لیے ایک فتنہ ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔

170. عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهِ** . [رواہ الترمذی، کتاب الزهد: 2376]

ابن کعب بن مالک انصاریؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو بھوکے بھیڑیئے اگر بکریوں میں چھوڑ دیے جائیں تو وہ اتنا فساد اور خرابی نہ کریں گے جس قدر مال و جاہ کی حرص آدمی کے دین کو خراب کرتی ہے۔

الْغِنٰی

بے نیازی

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰی مَامَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰی O (طٰه:131)

اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے: اور نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھو دنیوی زندگی کی اس شان وشوکت کو جو ہم نے ان میں سے مختلف قسم کے لوگوں کو دے رکھی ہے۔ وہ تو ہم نے انہیں آزمائش میں ڈالنے کے لیے دی ہے اور تیرے رب کا دیا ہوا رزق ہی بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔

171. عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ الْغِنٰی عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلٰكِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ . [رواه البخاری، کتاب الرقاق : 6446]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: امیری یہ نہیں ہے کہ سامان زیادہ ہو، بلکہ امیری یہ ہے کہ دل غنی ہو۔

172. عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يَقُوْلُ: يَا ابْنَ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْلَاْ صَدْرَكَ غِنًی وَاَسُدَّ فَقْرَكَ وَاِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَاْتُ يَدَيْكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ. [رواه الترمذی، کتاب صفة القیامة :2466]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالٰی فرماتے ہیں اے ابن آدم تو میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا میں تیرا سینہ غنٰی سے بھر دوں گا اور محتاجی کو تجھ سے دور کر دوں گا اور اگر تو میری عبادت کے لیے فارغ نہ ہوا تو میں تیرے دونوں ہاتھ کاموں سے بھر دوں گا اور تجھ سے محتاجی دور نہ کروں گا۔

173. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ

اَسْلَمَ، وَ رُزِقَ كَفَافًا ، وَ قَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ . [رواه مسلم، كتاب الزكاة:2426]

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فلاح پا گیا جو اسلام لایا، اور جسے بقدر ضرورت رزق دیا گیا اور جو اسے اللہ تعالیٰ نے دیا اس پر اس نے قناعت کی۔

174. عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ مُعَافًى فِيْ جَسَدِهِ، آمِنًا فِيْ سِرْبِهِ، عِنْدَهُ قُوْتُ يَوْمِهِ، فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا .** [رواه ابن ماجه، كتاب الزهد:4141]

سلمہ بن عبیداللہ بن محصن انصاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو کوئی جسم کی عافیت اور گھر میں امن کے ساتھ صبح کرے اور اس کے پاس اس دن کا کھانا بھی ہو تو گویا ساری دنیا اس کے لیے اکٹھی ہوگئی۔

175. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ، فَاِنَّهُ اَجْدَرُ اَنْ لَا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ.**

[رواه الترمذى، كتاب صفة القيامة :2513]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسے لوگوں کی طرف دیکھو جو (دنیا کے مال واسباب کے لحاظ سے) تم سے کمتر ہوں اور ان کی طرف نہ دیکھو جو (مال ودولت میں) تم سے بڑھ کر ہوں اس طرح زیادہ لائق ہے کہ پھر تم اللہ کی ان نعمتوں کی ناقدری نہ کرو جو اس کی طرف سے تم پر ہوئی ہیں۔

176. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: **اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِى الْمَالِ وَ الْخَلْقِ، فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ.**

[رواه البخارى، كتاب الرقاق:6490]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو مال اور شکل وصورت میں اس سے بڑھ کر ہے تو اس وقت اسے کسی ایسے شخص کی طرف دھیان کرنا

چاہیے جو اس سے کم درجہ ہے اور اسے اس پر فضیلت دی گئی ہے۔

177. عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ، اَنَّ نَاسًا مِنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ، حَتّٰی اِذَا نَفِدَمَا عِنْدَهُ قَالَ: **مَا یَکُنْ عِنْدِیْ مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهُ عَنْکُمْ، وَمَنْ یَسْتَعْفِفْ یُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ یَسْتَغْنِ یُغْنِهِ اللّٰهُ، وَمَنْ یَصْبِرْ یُصَبِّرْهُ اللّٰهُ، وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ مِنْ عَطَاءٍ خَیْرٌ وَاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ.**

[رواہ مسلم، کتاب الزکاۃ: 2424]

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے چند لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگا تو آپ ﷺ نے ان کو دیا، انہوں نے پھر مانگا تو آپ نے ان کو دیا یہاں تک کہ جب تمام ختم ہو گیا جو آپ ﷺ کے پاس تھا تو فرمایا: میرے پاس جو کچھ ہوتا ہے اس کو ہرگز تم سے بچا کر نہ رکھوں گا اور جو سوال سے بچے اللہ تعالیٰ اسے بچاتا ہے اور جو اپنے دل کو بے پرواہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کو بے پرواہ کر دیتا ہے اور جو کوئی صبر کی عادت ڈالے اللہ تعالیٰ اسے صبر دے دیتا ہے اور کوئی عطا صبر سے زیادہ بہتر اور کشادگی والی نہیں۔

الْاَدَبُ

ادب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَىِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ (الحجرات: 1)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو۔ یقیناً اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ○ (بنی اسرائیل: 24)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ان کے سامنے شفقت سے عاجزی کے ساتھ جھکے رہو اور یہ دعا کرتے رہو، اے میرے رب! جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا ہے تو بھی ان پر رحم فرما۔

178. عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰهِ اِكْرَامَ ذِى الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِيْ فِيْهِ وَالْجَافِيْ عَنْهُ، وَ اِكْرَامَ ذِى السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ. [رواه أبو داؤد، كتاب الأدب:4843]

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک بزرگ مسلمان کی، حامل قرآن کی، جو قرآن کے بارے میں حد سے تجاوز نہ کرنے والا ہو اور نہ اس سے اعراض و بے وفائی کرنے والا اور منصف بادشاہ کی عزت کرنا، اللہ کی عزت کرنے کے ہم معنی ہے۔

179. عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ: جَاءَ شَيْخٌ يُرِيْدُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَبْطَاَ الْقَوْمُ عَنْهُ اَنْ يُوَسِّعُوْا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا.

[رواه الترمذي، كتاب البر و الصلة: 1919]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک بزرگ آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کا ارادہ رکھتا تھا، لوگوں نے اسے راستہ دینے میں دیر لگائی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی عزت نہ کرے۔

180. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: **اَلْبَرَكَةُ مَعَ اَكَابِرِكُمْ.**

[رواه ابن حبان، كتاب البر و الاحسان، ج:2، 559]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: برکت تمہارے بزرگوں کے ساتھ ہے۔

181. عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: **اَرَانِيْ فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ، فَجَذَبَنِيْ رَجُلَانِ، اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ، فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا، فَقِيْلَ لِيْ: كَبِّرْ، فَدَفَعْتُهُ اِلَى الْاَكْبَرِ.**

[رواه مسلم، كتاب الزهد: 7508]

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے آپ کو خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں، پس میرے پاس دو آدمی آئے، ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا۔ میں نے مسواک ان دونوں میں سے چھوٹے کو دے دی تو مجھے کہا گیا، بڑے کو دیں، تو میں نے بڑے کو لوٹا دی۔

182. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **اِذَا اَتَاكُمْ كَرِيْمُ قَوْمٍ، فَاَكْرِمُوْهُ.**

[رواه ابن ماجه، كتاب الأدب: 3712]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے پاس کسی قوم کا عزت دار آدمی آئے تو اس کی عزت کرو۔

183. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَفَ عَلٰى اُنَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ: **اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ؟** قَالَ: فَسَكَتُوْا، فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا قَالَ: **خَيْرُكُمْ**

مَنْ يُّرْجٰى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ، وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجٰى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ.

[راوه الترمذی، کتاب الفتن : 2263]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ چند آدمیوں کے پاس رُکے جو بیٹھے ہوئے تھے اور فرمایا: کیا میں تم کو تمہارے اچھوں اور بروں کی خبر نہ دوں؟ راوی کہتے ہیں: سب خاموش رہے۔ آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی۔ تب ایک شخص نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ ہمیں بتائیے کہ ہم میں کون نیک ہے، کون بد؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں نیک وہ ہے جس سے نیکی کی اُمید رکھی جائے اور اس کے شر سے بے خوف ہوا جائے اور بد وہ ہے جس سے نیکی کی اُمید نہ رکھی جائے اور اس کے شر سے بے خوف نہ رہا جائے۔''

184. عَنْ اَنَسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَكَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذٰلِكَ.

[رواه الترمذی: کتاب الأدب:2754]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے کہ نبی کریم ﷺ سے زیادہ محبوب شخص صحابہ کے نزدیک کوئی نہ تھا، اور جب وہ آپ ﷺ کو دیکھتے تھے تو کھڑے نہیں ہوتے تھے اس لیے کہ وہ جانتے تھے کہ آپ ﷺ یہ پسند نہیں کرتے۔

اَلْعَلَاقَاتُ الْمُشْتَرَكَةُ

باہمی تعلقات

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ ۔ ۔ ۔ [الحجرات 10]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک مومن ایک دوسرے کے بھائی ہیں لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کروا دیا کرو۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ۔ ۔ ۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ ۔ ۔ ۔

[الحشر :10]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ہمارے رب، ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں۔

185. عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ، وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ يَكُفُّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَيَحُوْطُهُ مِنْ وَرَائِهِ. [رواه أبوداؤد، كتاب الأدب: 4918]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں: مومن، مومن کا آئینہ ہے اور مومن مومن کا بھائی ہے، وہ اس کے نقصان کو روکتا ہے اور اس کے پیچھے اس کی حفاظت کرتا ہے۔

186. عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ، فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِیْ يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ. [رواه البخاری، كتاب الأدب :6077]

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ کے لیے ملاقات چھوڑ دے، اس طرح کہ جب دونوں کا سامنا ہو جائے تو یہ بھی منہ پھیر لے اور وہ بھی منہ پھیر لے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

187. عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ

الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ الْحَالِقَةُ. [رواه أبوداؤد، كتاب الأدب:4919]

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو بتادوں وہ بات جو روزے، نماز اور صدقہ کرنے سے بہتر ہے؟ انہوں نے کہا، کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ: آپ ﷺ نے فرمایا: آپس میں صلح کرواؤ اور آپس کا فساد مونڈ دینے والا ہے۔

188. عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا، وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ. [رواه البخاری، كتاب المظالم: 2446]

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک مومن دوسرے مومن کے لیے ایک عمارت کی مانند ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے اور آپ ﷺ نے اپنی ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال دیا۔

189. عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى. [رواه البخاری، كتاب الأدب: 6011]

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت ومحبت کا معاملہ کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف ونرم خوئی میں ایک جسم جیسا پاؤ گے کہ جب اس کا کوئی عضو تکلیف میں ہوتا ہے تو سارا جسم بخار اور نیند اڑنے کے ساتھ اس تکلیف میں شامل ہو جاتا ہے۔

190. عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ، كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ

مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. [رواه مسلم، كتاب البر والصلة : 6578]

سالمؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اس کو (دشمن کے) حوالے کرے، جو شخص اپنے بھائی کی مدد میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد میں ہوتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان سے کوئی مصیبت دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے اس کی ایک مصیبت دور کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

191. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **مَنْ عَادَ مَرِيضًا اَوْ زَارَ اَخًا لَهُ فِي اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ اَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا.**

[رواه الترمذی، كتاب البر و الصلة: 2008]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی بیمار کی بیمار پرسی کرے یا محض صرف اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے بھائی کی زیارت کرے تو ایک پکارنے والا با آواز بلند کہتا ہے کہ تجھے مبارک ہو اور تیرا چلنا خوش گوار ہو اور تجھے جنت میں ٹھکانہ نصیب ہو۔

192. عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ، لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ.** [رواه مسلم، كتاب البر والصلة:6553]

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو واپس آنے تک وہ جنت کے باغ میں رہتا ہے۔

193. عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: **كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهِ، تَعْنِيْ: فِيْ خِدْمَةِ اَهْلِهِ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ.** [رواه البخاری، كتاب الأذان : 676]

اسودؒ سے روایت ہے کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ اپنے گھر میں کیا کیا کرتے تھے آپؓ نے بتایا کہ وہ اپنے گھر کے کام کاج یعنی اپنے گھر والوں کی خدمت کیا کرتے تھے اور جب نماز کا وقت

ہوتا فورًا (کام کاج چھوڑ کر) نماز کے لیے چلے جاتے تھے۔

194. عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَاَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ: اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اِیْمَانٌ بِاللّٰہِ وَ جِھَادٌ فِیْ سَبِیْلِہٖ قُلْتُ: فَاَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَعْلَاھَا ثَمَنًا وَاَنْفَسُھَا عِنْدَ اَھْلِھَا، قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ اَفْعَلْ؟ قَالَ: تُعِیْنُ ضَائِعًا اَوْتَصْنَعُ لِاَخْرَقَ، قَالَ: فَاِنْ لَمْ اَفْعَلْ؟ قَالَ: تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَاِنَّھَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِھَا عَلٰی نَفْسِکَ. [صحیح البخاری، کتاب العتق: 2518]

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: کون سا عمل افضل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ میں نے کہا: کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی قیمت زیادہ ہو اور وہ اس کے مالک کو بھی بہت پسند ہو، میں نے عرض کیا: اگر میں یہ نہ کر سکوں، آپ ﷺ نے فرمایا: کسی ہنرمند یا بے ہنر کی مدد کر۔ میں نے عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کر سکوں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو لوگوں کو اپنی برائی سے بچا تو بے شک یہ صدقہ ہے جو تو اپنے نفس پر کرتا ہے۔
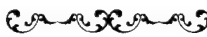
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: **وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا** ...

[بنی اسرائیل :23]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم کسی کی عبادت نہ کرو، مگر صرف اس کی اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: **وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا** ... [الاحقاف : 15]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ہم نے انسان کو وصیت کی کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے۔

195۔ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْ كَرِبَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: **اِنَّ اللّٰهَ يُوْصِيْكُمْ بِاُمَّهَاتِكُمْ، ثُمَّ يُوْصِيْكُمْ بِاُمَّهَاتِكُمْ، ثُمَّ يُوْصِيْكُمْ بِآبَائِكُمْ، ثُمَّ يُوْصِيْكُمْ بِالْاَقْرَبِ فَالْاَقْرَبِ**. [رواه البخاری فی الأدب المفرد، باب برّ الأقرب : 60]

سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری ماؤں کے ساتھ (حسن سلوک کی) وصیت کرتا ہے۔ پھر تمہیں تمہاری ماؤں کے ساتھ (حسن سلوک کی) وصیت کرتا ہے۔ پھر تمہیں تمہارے باپوں کے ساتھ (حسن سلوک کی) وصیت کرتا ہے۔ پھر تمہیں قرابت داروں کے ساتھ درجہ بہ درجہ (حسن سلوک کی) وصیت کرتا ہے۔

196۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: **رِضَا الرَّبِّ فِیْ رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ**. [رواه الترمذی، کتاب البر و الصلة : 1899]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: والد کی رضا میں رب کی رضا ہے اور والد کے غصے میں رب کا غصہ ہے۔

197. عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: **اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاضِعْ ذٰلِکَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْهُ.** [رواه ابن ماجه، کتاب الأدب: 3663]

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا: والد جنت کا درمیانی دروازہ ہے چاہے اس دروازے کو ضائع کردو یا اس کی حفاظت کرو۔

198. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **اِنَّ مِنْ اَکْبَرِ الْکَبَائِرِ اَنْ یَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَیْهِ، قِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَکَیْفَ یَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَیْهِ؟ قَالَ: یَسُبُّ الرَّجُلُ اَبَا الرَّجُلِ، فَیَسُبُّ اَبَاهُ وَیَسُبُّ اُمَّهُ.**

[رواه البخاری، کتاب الأدب: 5973]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً سب سے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت بھیجے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ! کوئی شخص اپنے ہی والدین پر کیسے لعنت بھیجے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی دوسرے آدمی کے باپ کو برا بھلا کہے گا تو دوسرا بھی اس کے باپ کو اور اس کی ماں کو برا بھلا کہے گا۔

199. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **لَایَجْزِیْ وَلَدٌ وَالِدَهُ اِلَّا اَنْ یَجِدَهُ مَمْلُوْکًا فَیَشْتَرِیَهُ فَیُعْتِقَهُ.** [رواه أبو داؤد، کتاب الأدب: 5137]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی اولاد، اپنے والد کے احسان کا بدلہ نہیں چکا سکتی، مگر یہ کہ وہ اپنے والد کو غلام پائے اور وہ اسے خرید کر آزاد کردے۔

200. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: **یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ؟ قَالَ: اُمُّکَ، قَالَ: [ثُمَّ] مَنْ؟ قَالَ: [ثُمَّ] اُمُّکَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: [ثُمَّ] اُمُّکَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ اَبُوْکَ.**

[رواه البخاری، کتاب الأدب: 5971]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ فرمایا: تمہاری ماں۔ پوچھا اس کے بعد کون؟ فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے پھر پوچھا اس کے بعد کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے پوچھا اس کے بعد کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تمہارا باپ۔

201. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: جِئْتُ أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَ تَرَكْتُ اَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ، قَالَ: **اِرْجِعْ فَاَضْحِكْهُمَا كَمَا اَبْكَيْتَهُمَا** . [رواه أبو داؤد، كتاب الجهاد: 2528]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں آپ سے ہجرت پر بیعت کرنے کے لیے آیا ہوں اور میں نے اپنے والدین کو اس حال میں چھوڑا کہ دونوں رو رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واپس جاؤ اور انہیں ہنساؤ جیسا کہ تم نے انہیں رلایا ہے۔

202. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ لَقِيَهُ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ، وَحَمَلَهُ عَلٰى حِمَارٍ كَانَ يَرْكَبُهُ، وَ اَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلٰى رَاْسِهِ، فَقَالَ ابْنُ دِيْنَارٍ: فَقُلْنَا لَهُ: اَصْلَحَكَ اللّٰهُ! اِنَّهُمُ الْاَعْرَابُ، اِنَّهُمْ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيْرِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنَّ اَبَا هٰذَا كَانَ وُدًّا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: **اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ**.

[رواه مسلم، كتاب البر و الصلة: 6513]

عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی آدمی انہیں ایک راستے میں ملا، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سلام کیا اور اسے اس گدھے پر سوار کر لیا جس پر وہ خود سوار تھے اور اسے وہ عمامہ بھی دے دیا جو ان کے سر پر تھا۔ ابنِ دینار کہتے ہیں کہ ہم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا، اللہ آپ کا بھلا کرے، یہ تو دیہاتی لوگ ہیں، تھوڑی سی چیز سے بھی راضی ہو جاتے ہیں۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس شخص کا باپ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا دوست تھا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: کہ سب سے بڑی نیکی آدمی کا اپنے باپ کے دوستوں سے نیکی کرنا ہے۔

الشَّفُقَةُ مَعَ الصِّبْيَانِ

بچوں کے ساتھ شفقت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ... وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ط نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ج ...

[الانعام: 151]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور اُن کو بھی دیں گے۔

203. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْاُوْلٰى، ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ، فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا، وَاحِدًا قَالَ: وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدِّيْ، قَالَ: فَوَجَدْتُّ لِيَدِهٖ بَرْدًا اَوْرِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ. [رواه مسلم، كتاب الفضائل: 6052]

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر آپ ﷺ اپنے گھر جانے کو نکلے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ نکلا، تو سامنے سے کچھ بچے آئے، آپ ﷺ نے ہر ایک کے رخساروں پر ایک ایک کر کے ہاتھ پھیرا۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا اور جہاں تک میں ہوں تو آپ ﷺ نے میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا، میں نے آپ ﷺ کے ہاتھ میں وہ ٹھنڈک یا خوشبو پائی جیسے خوشبو ساز کے ڈبے میں سے ہاتھ نکالا ہو۔

204. عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشْبَهَ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدْيًا وَقَالَ الْحَسَنُ: حَدِيْثًا وَكَلَامًا وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَسَنُ السَّمْتَ وَالْهُدٰى وَالدَّلَّ، بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فَاطِمَةَ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهَا كَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ اِلَيْهَا فَاَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِيْ مَجْلِسِهٖ، وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ اِلَيْهِ فَاَخَذَتْ بِيَدِهٖ فَقَبَّلَتْهُ وَاَجْلَسَتْهُ فِيْ مَجْلِسِهَا.

[رواه أبو داؤد، كتاب الأدب: 5217]

امّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے عادت، وضع اور چال میں سیدہ فاطمہ کی نسبت رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مشابہ کسی کو نہیں دیکھا [اور حسن نے کہا بات اور کلام میں اور حسن نے عادت، وضع اور چال کا ذکر نہیں کیا] جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آتیں تو آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے اور ان کا ہاتھ پکڑ لیتے اور انہیں پیار کرتے اور اپنی جگہ بٹھاتے، اسی طرح جب رسول اللہ ﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں آپ کا ہاتھ پکڑتیں اور آپ ﷺ کو پیار کرتیں اور اپنی جگہ بٹھاتیں۔

205. عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: اِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُولَ لِاَخٍ لِّيْ صَغِيْرٍ: **يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ**؟ [رواہ البخاری، کتاب الأدب: 6129]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ہم بچوں سے دل لگی کرتے یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے: اے ابوعمیر! تیری نغیر (چڑیا) نے کیا کیا؟

206. عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَ: **عَقَلْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مَجَّةً مَجَّهَا فِيْ وَجْهِيْ (وَاَنَا ابْنُ خَمْسِ سِنِيْنَ) مِنْ دَلْوٍ**. [رواہ البخاری، کتاب العلم: 77]

سیدنا محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ مجھے یاد ہے کہ (ایک مرتبہ) نبی ﷺ نے ایک ڈول سے منہ میں پانی لے کر میرے چہرے پر پھینکا، (اور اس وقت میں پانچ سال کا تھا)۔

207. عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ يَقُوْلُ: **اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ**. [رواہ البخاری، کتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ: 3749]

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے کاندھے مبارک پر تھے اور آپ ﷺ یہ فرما رہے تھے: اے اللہ! مجھے اس سے محبت ہے تو بھی اس سے محبت رکھ۔

208. عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہما وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: اَعْطَانِيْ اَبِيْ عَطِيَّةً، فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ: لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: **اِنِّيْ اَعْطَيْتُ ابْنِيْ مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً، فَاَمَرَتْنِيْ اَنْ اُشْهِدَكَ**

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ. قَالَ: فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ. [رواه البخاری، کتاب الهبة : 2587]

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما منبر پر بیان کر رہے تھے کہ میرے باپ نے مجھے ایک عطیہ دیا تو عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا (نعمان کی والدہ) نے کہا کہ جب تک آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر گواہ نہ بنائیں میں راضی نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا بے شک میں نے اپنے بیٹے کو جو عمرہ بنت رواحہ سے ہیں ایک عطیہ دیا تو اے اللہ کے رسول! اس نے مجھے کہا ہے کہ آپ کو پہلے اس پر گواہ بنا لوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اسی جیسا عطیہ تم نے اپنی تمام اولاد کو دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف قائم رکھو۔ کہتے ہیں: چنانچہ وہ واپس ہوئے اور اپنا ہدیہ واپس لے لیا۔
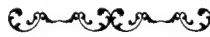
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝ (التکویر: 8-9)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب زندہ گاڑی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا۔ وہ کس گناہ میں قتل کی گئی۔

209. اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: جَاءَتْنِيْ اِمْرَاَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ تَسْاَلُنِيْ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِيْ غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَاَعْطَيْتُهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ: **مَنْ يَلِيْ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا، فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ.** [رواه البخاری، کتاب الأدب: 5995]

نبی کریم ﷺ کی زوجہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت اپنی دو بچیوں کے ہمراہ مانگنے آئی۔ میرے پاس سوائے ایک کھجور کے کچھ نہ تھا۔ میں نے وہ کھجور اُسے دے دی اور اس نے وہ کھجور اپنی دو لڑکیوں میں تقسیم کر دی۔ پھر اٹھ کر چلی گئی پھر نبی ﷺ داخل ہوئے تو میں نے آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کو ان بیٹیوں کے ذریعے کسی بھی آزمائش میں ڈالے اور وہ ان کے ساتھ بہتر سلوک کرے تو وہ اس کے لیے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہوں گی۔

210. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: هَلَكَ اَبِيْ وَ تَرَكَ سَبْعَ اَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ اِمْرَاَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا؟ قُلْتُ: ثَيِّبًا، قَالَ: هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَ تُلَاعِبُكَ اَوْ تُضَاحِكُهَا وَ تُضَاحِكُكَ قُلْتُ: هَلَكَ اَبِيْ فَتَرَكَ سَبْعَ اَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَكَرِهْتُ اَنْ اَجِيْئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ امْرَاَةً تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: فَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ.** [رواه البخاری، کتاب الدعوات: 6387]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد شہید ہوئے تو انہوں نے سات یا نو لڑکیاں چھوڑی تھیں (راوی کو تعداد میں شبہ تھا) پھر میں نے ایک عورت سے شادی کی تو نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا: جابر کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: کنواری سے یا بیاہی سے؟ میں نے کہا: بیاہی سے، فرمایا: کسی کنواری سے کیوں نہ کی، تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی یا تم اسے ہنساتے وہ تمہیں ہنساتی۔ میں نے عرض کی: میرے والد (حضرت عبداللہ) شہید ہوئے اور سات یا نو بیٹیاں چھوڑ گئے۔ تو میں نے پسند نہ کیا کہ ان جیسی لڑکی لاؤں۔ چنانچہ میں نے ایسی عورت سے شادی کی جو ان کی نگرانی کر سکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے۔

211. عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **حُبِّبَ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا، اَلنِّسَاءُ وَالطِّيْبُ، وَجُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلَاةِ.** [رواه النسائي، كتاب عشرة النساء: 3391]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا میں سے عورتیں اور خوشبو مجھے محبوب کی گئی ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھ دی گئی ہے۔

212. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ الْقُرَشِيِّ التَّيْمِيِّ، اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: **فَاِنَّمَا ابْنَتِيْ بَضْعَةٌ مِنِّيْ، يَرِيْبُنِيْ مَا رَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا آذَاهَا.** [رواه مسلم، كتاب فضائل الصحابه: 6307]

عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ قرشی تیمیؒ سے مروی ہے کہ سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: بے شک میری بچی (سیدہ فاطمہ) میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ جو چیز اسے پریشان کرے گی وہ مجھے بھی پریشان کرے گی اور جو بات اسے اذیت دے گی وہ مجھے بھی اذیت دے گی۔

213. عَنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ، وَمَنْعًا وَهَاتِ، وَوَاْدَ الْبَنَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ،**

وَاِضَاعَةَ الْمَالِ. [رواه البخاری ، کتاب الأدب : 5975]

سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی حرام کر دی، ادائیگی حقوق سے ہاتھ روکنا اور ناحق ان سے مطالبات کرنا بھی حرام قرار دیا اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا اور تمہارے لیے لایعنی گفتگو اور سوالوں کی کثرت اور مال کا ضیاع ناپسند کیا۔

214. قَالَتْ عَائِشَةُ: نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْاَنْصَارِ! لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ اَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّيْنِ. [رواہ مسلم ، کتاب الحیض : 750]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: انصار کی عورتیں بھی بہت خوب ہیں، دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے کے سلسلے میں شرم وحیا ان کے لیے رکاوٹ نہیں بنتی۔

215. قَالَ عُمَيْرٌ: فَحَدَّثَتْنَا اُمُّ حَرَامٍ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: اَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ اُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا، قَالَتْ اُمُّ حَرَامٍ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَنَا فِيْهِمْ؟ قَالَ: اَنْتِ فِيْهِمْ. [رواہ البخاری، کتاب الجهاد و السیر: 2924]

عمیرؒ سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت کا پہلا لشکر جو سمندر میں جنگ کرے گا اس کے لیے جنت واجب ہے۔ سیدہ امّ حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں بھی ان میں شامل ہوں گی؟ فرمایا: ہاں تم ان میں شامل ہو گی۔

اَلْمَسَرَّةُ فِیْ عِشْرَةِ الزَّوْجَیْنِ

خوشگوار ازدواجی تعلقات

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْھَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً... [الروم: 21]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے پیدا کیے تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت ڈال دی۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ...وَعَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ... [النسآء: 19]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ان (عورتوں) کے ساتھ بھلے طریقے سے زندگی بسر کرو۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ...ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّھُنَّ... [البقرۃ: 187]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم اُن کے لیے لباس ہو۔

216. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَمْ یُرَ لِلْمُتَحَابَّیْنِ مِثْلُ النِّکَاحِ.

[رواہ ابن ماجہ، کتاب النکاح: 1847]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو محبت کرنے والوں کے لیے نکاح سے بہتر کوئی چیز نہیں دیکھی گئی۔

217. عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: خِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِنِسَائِھِمْ.

[رواہ ابن ماجہ، کتاب النکاح: 1978]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے لیے بہتر ہیں۔

218. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ

لِاَهْلِیْ ۔ [رواه ابن ماجه، كتاب النكاح : 1977]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو اور تم سب کی نسبت میں اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہوں۔

219. عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ **مَا كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَصْنَعُ فِیْ اَهْلِهٖ؟ قَالَتْ: كَانَ فِیْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ، فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ.**

[رواه البخاري، كتاب الأدب : 6039]

اسودؒ سے روایت ہے کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی ﷺ اپنے گھر والوں کے درمیان کیا کیا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: اپنے گھر کے کام کاج کرتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے (مسجد) تشریف لے جاتے۔

220. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: **كُنْتُ اَشْرَبُ وَاَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِیَّ ﷺ، فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِیَّ، فَيَشْرَبُ، وَاَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَاَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِیَّ ﷺ، فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِیَّ.** [رواه مسلم، كتاب الحيض :692]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں: میں پانی پیتی پھر یہی برتن نبی اکرم ﷺ کو دیتی آپ ﷺ اسی جگہ منہ رکھتے جہاں میں نے رکھ کر پیا ہوتا اور آپ ﷺ پانی پیتے حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی اور میں اپنے دانتوں سے ہڈی سے گوشت الگ کرتی پھر نبی اکرم ﷺ کو دے دیتی، آپ ﷺ اسی جگہ منہ لگاتے جہاں میں نے لگایا ہوتا حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی۔

221. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: **رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْبَقِيْعِ فَوَجَدَنِیْ وَاَنَا اَجِدُ صُدَاعًا فِیْ رَاْسِیْ وَاَنَا اَقُوْلُ: وَارَاْسَاهُ فَقَالَ: بَلْ اَنَا، يَا عَائِشَةُ وَارَاْسَاهُ ثُمَّ قَالَ: مَا ضَرَّكِ لَوْمِتِّ قَبْلِیْ فَقُمْتُ عَلَيْكِ فَغَسَّلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ.** [رواه ابن ماجه، كتاب الجنائز: 1465]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ بقیع سے لوٹے تو میرے سر میں درد تھا اور میں کہہ رہی تھی ہائے! میرا سر! تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ میں، اے عائشہ، ہائے میرا سر! پھر انہوں نے فرمایا: تمہارا کیا نقصان اگر

تم اس کے سبب مجھ سے پہلے فوت ہوگئی تو میں خود تمہارا خیال رکھوں گا، تمہیں غسل دوں گا اور کفن پہناؤں گا اور تمہاری نمازِ جنازہ پڑھاؤں گا اور تمہیں دفن کروں گا۔

222.عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها سَقَطَتْ قِلَادَةٌ لِيْ بِالْبَيْدَاءِ وَنَحْنُ دَاخِلُوْنَ الْمَدِيْنَةَ، فَاَنَاخَ النَّبِيُّ ﷺ وَنَزَلَ، فَثَنٰى رَاْسَهُ فِيْ حَجْرِيْ رَاقِدًا، اَقْبَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَكَزَنِيْ لَكْزَةً شَدِيْدَةً وَقَالَ: حَبَسْتِ النَّاسَ فِيْ قِلَادَةٍ، فَبِيَ الْمَوْتُ، لِمَكَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ اَوْجَعَنِيْ. [رواہ البخاری، کتاب التفسیر: 4608]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: میرا ہار بیداء کے مقام پر گر گیا اور ہم اس وقت مدینہ واپس آ رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے (ہار ڈھونڈنے کے لیے) اونٹ بٹھایا، نیچے اترے اور سر میری گود میں رکھ کر سو گئے۔ اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے۔ انہوں نے مجھے زور سے کچوکا لگایا اور کہنے لگے ایک ہار کے لیے تو نے سارے لوگوں کو روک دیا؟ ہر چند کہ درد ہوا لیکن رسول اللہ ﷺ کے آرام کے خیال سے میں مردے کی طرح ساکت رہی۔

223. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: وَكَانَ يَوْمَ عِيْدٍ يَلْعَبُ السُّوْدَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ، فَاِمَّا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاِمَّا قَالَ: تَشْتَهِيْنَ اَنْ تَنْظُرِيْ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَاَقَامَنِيْ وَرَاءَهُ، خَدِّيْ عَلٰى خَدِّهِ وَيَقُوْلُ: دُوْنَكُمْ يَا بَنِيْ اَرْفِدَةَ، حَتّٰى اِذَا مَلِلْتُ، قَالَ: حَسْبُكِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاذْهَبِيْ. [رواہ البخاری، کتاب الجھاد والسیر: 2907]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں: عید کا دن تھا حبشی اپنے ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی یا آپ ﷺ نے خود ہی فرمایا: کیا تم کھیل دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا، میرا گال آپؐ کے گال پر تھا اور آپ ﷺ حبشیوں سے فرما رہے تھے۔ اے بنی ارفدہ! اپنا کھیل جاری رکھو، حتیٰ کہ کھیل دیکھتے دیکھتے جب میرا جی بھر گیا تو آپ ﷺ نے پوچھا: کافی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا جاؤ۔

224. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَوْ خَيْبَرَ وَ فِيْ سَهْوَتِهَا سِتْرٌ، فَهَبَّتِ الرِّيْحُ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ، فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا عَائِشَةُ؟ قَالَتْ: بَنَاتِيْ، وَرَاٰى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا، لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ، فَقَالَ: مَا هٰذَا الَّذِيْ اَرٰى وَسْطَهُنَّ؟ قَالَتْ: فَرَسٌ، قَالَ: وَمَا هٰذَا الَّذِيْ عَلَيْهِ؟ قُلْتُ: جَنَاحَانِ، قَالَ: فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ؟ قَالَتْ: اَمَا سَمِعْتَ اَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا اَجْنِحَةٌ؟ قَالَتْ: فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى رَاَيْتُ نَوَاجِذَهُ. [رواہ أبوداؤد، کتاب الأدب: 4932]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک یا غزوہ خیبر سے واپس لوٹے، میرے گھر کے طاق پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ ہوا چلنے سے پردے کا ایک کونہ اڑا اور میری گڑیاں نظر آنے لگیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے عائشہ یہ کیا ہیں؟ میں نے کہا: میری گڑیاں ہیں۔ آپ ﷺ نے دیکھا ان گڑیوں میں ایک گھوڑا بھی تھا جس کے کپڑے کے دو پر تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے اوپر کیا ہے؟ میں نے کہا کہ دو پر ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کے بھی پر ہوتے ہیں؟ میں نے کہا: آپ ﷺ نے سنا نہیں، حضرت سلیمانؑ کے پاس پروں والے گھوڑے تھے۔ یہ سُن کر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں دکھائی دینے لگیں۔

225. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ لِيْ صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِيَ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ اِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِيَ. [رواہ البخاری، کتاب الأدب: 6130]

سیدہ عائشہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے یہاں گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی اور میری بہت سی سہیلیاں بھی میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ گھر میں تشریف لاتے تو وہ چھپ جاتیں تو آپ ﷺ انہیں (تلاش کر کے) میرے پاس بھیجتے پھر وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔

226. عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ، قَالَتْ: فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلٰى

رِجْلَيَّ، فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِيْ فَقَالَ: هٰذِهِ بِتِلْکَ السَّبْقَةِ.

[رواہ أبوداؤد، کتاب الجهاد: 2578]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں، فرماتی ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کیا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نکل گئی۔ پھر جب میرا جسم بھاری ہو گیا تو (ایک بار) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے آگے بڑھ گئے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اس جیت کا بدلہ ہے۔

227. عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَی النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰی بَعْضِ نِسَائِهِ وَمَعَهُنَّ اُمُّ سُلَیْمٍ فَقَالَ: وَیْحَکَ یَا اَنْجَشَةُ! رُوَیْدَکَ سَوْقًا بِالْقَوَارِیْرِ.

[رواہ البخاری، کتاب الأدب: 6149]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض عورتوں کے پاس آئے (جو اونٹوں پر جا رہی تھیں) اور امِ سُلیم رضی اللہ عنہا بھی ان کے ہمراہ تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افسوس اے انجشہ! ان شیشوں کو آہستہ لے کر چلو۔

228. عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّهُ اَقْبَلَ هُوَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ مَعَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم، وَمَعَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم صَفِیَّةُ مُرْدِفَهَا عَلٰی رَاحِلَتِهِ، فَلَمَّا کَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِیْقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ، فَصُرِعَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَالْمَرْاَةُ، وَاَنَّ اَبَا طَلْحَةَ قَالَ: اَحْسِبُ، اِقْتَحَمَ عَنْ بَعِیْرِهِ، فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: یَا نَبِیَّ اللّٰهِ، جَعَلَنِیَ اللّٰهُ فِدَاکَ، هَلْ اَصَابَکَ مِنْ شَیْءٍ؟ قَالَ: لَا، وَلٰکِنْ عَلَیْکَ بِالْمَرْاَةِ، فَاَلْقٰی اَبُوْ طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلٰی وَجْهِهِ، فَقَصَدَ قَصْدَهَا، فَاَلْقٰی ثَوْبَهُ عَلَیْهَا، فَقَامَتِ الْمَرْاَةُ فَشَدَّلَهُمَا عَلٰی رَاحِلَتِهِمَا فَرَکِبَا.

[رواہ البخاری، کتاب الأدب: 6185]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ منورہ کے

لیے) روانہ ہوئے۔ اُم المؤمنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھیں۔ راستے میں ایک جگہ اونٹنی کا پاؤں پھسل گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اُم المؤمنین نیچے گر گئے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے تقریباً اپنے آپ کو سواری سے گرا دیا اور فوراً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کرے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی چوٹ تو نہیں آئی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، البتہ عورت کی طرف دھیان کرو۔ چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے چہرے پر کپڑا ڈال لیا اور اُم المؤمنین کی طرف بڑھے پھر اپنا کپڑا اُن کے اوپر ڈال دیا۔ اس کے بعد وہ کھڑی ہو گئیں۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے پالان کی سواری کو دونوں کے لیے مضبوطی سے باندھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اُم المؤمنین اُس پر سوار ہو گئے۔

229. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اِذَا کُنْتِ عَنِّیْ رَاضِیَةً، وَاِذَا کُنْتِ عَلَیَّ غَضْبٰی، قَالَتْ: فَقُلْتُ: مِنْ اَیْنَ تَعْرِفُ ذٰلِکَ؟ فَقَالَ: اَمَّا اِذَا کُنْتِ عَنِّیْ رَاضِیَةً فَاِنَّکِ تَقُوْلِیْنَ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَاِذَا کُنْتِ عَلَیَّ غَضْبٰی قُلْتِ: لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِیْمَ، قَالَتْ، قُلْتُ: اَجَلْ، وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَکَ. [رواہ البخاری، کتاب النکاح: 5228]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میں جان لیتا ہوں جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو۔ میں نے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے جان لیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کی قسم اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو نہیں، ابراہیم علیہ السلام کے رب کی قسم۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کہا، بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم سچ کہتے ہیں۔ اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (غصے میں) صرف آپ کا نام زبان سے نہیں لیتی۔

230. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اِفْتَقَدْتُّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ لَیْلَةٍ، فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ ذَهَبَ اِلٰی بَعْضِ نِسَائِهٖ، فَتَحَسَّسْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ، فَاِذَا هُوَ رَاکِعٌ اَوْ سَاجِدٌ یَقُوْلُ: سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، فَقُلْتُ: بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اِنِّیْ لَفِیْ

شَأنٍ وَاِنَّکَ لَفِیْ آخَرَ ۔ [رواہ مسلم، کتاب الصلاۃ : 1089]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے پاس نہ پایا تو میں سمجھی شاید آپ ﷺ کسی اور بیوی کے پاس گئے ہیں۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو تلاش کیا اور واپس لوٹی تو آپ ﷺ رکوع یا سجدہ میں تھے اور فرمارہے تھے سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ، میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان میں دوسرے خیال میں تھی اور آپ ﷺ کس حال میں ہیں۔

231. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: **لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِيَ الَّتِيْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْهَا عِنْدِيْ، اِنْقَلَبَ فَوَضَعَ رِدَاءَهُ، وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ، فَوَضَعَهُمَا عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَبَسَطَ طَرَفَ اِزَارِهِ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَاضْطَجَعَ، فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا رَيْثَمَا ظَنَّ اَنْ قَدْ رَقَدْتُّ، فَاَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا، وَانْتَعَلَ رُوَيْدًا وَفَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا فَخَرَجَ، ثُمَّ اَجَافَهُ رُوَيْدًا، فَجَعَلْتُ دِرْعِيْ فِيْ رَاْسِيْ، وَاخْتَمَرْتُ، وَتَقَنَّعْتُ اِزَارِيْ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ عَلٰى اِثْرِهِ، حَتّٰى جَاءَ الْبَقِيْعَ فَقَامَ، فَاَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ، فَاَسْرَعَ فَاَسْرَعْتُ، فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ، فَاَحْضَرَ فَاَحْضَرْتُ، فَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ، فَلَيْسَ اِلَّا اَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ: مَالَكِ؟ يَا عَائِشُ! حَشْيَا رَابِيَةً. قَالَتْ: قُلْتُ: لَا شَيْءَ. قَالَ: لَتُخْبِرِيْنِيْ اَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ! فَاَخْبَرْتُهُ، قَالَ: فَاَنْتِ السَّوَادُ الَّذِيْ رَاَيْتُ اَمَامِيْ؟ قُلْتُ: نَعَمْ فَلَهَدَنِيْ فِيْ صَدْرِيْ لَهْدَةً اَوْجَعَتْنِيْ، ثُمَّ قَالَ: اَظَنَنْتِ اَنْ يَحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهُ؟ قَالَتْ: مَهْمَا يَكْتُمُ النَّاسُ يَعْلَمُهُ اللّٰهُ، نَعَمْ** ۔ [رواہ مسلم، کتاب الجنائز : 2256]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات (جو کہ میری باری کی رات تھی) آپ ﷺ تشریف لائے اور اپنی چادر اتاری اور جوتے اتار کر اپنے دونوں پاؤں کے آگے رکھے، تہبند کا ایک کنارہ اپنے بستر پر بچھایا اور پھر لیٹ

گئے۔ تھوڑی دیر اسی طرح لیٹے رہے پھر جب آپ ﷺ نے سمجھا کہ میں سوگئی ہوں تو آہستگی سے اپنی چادر لی، آہستگی سے جوتے پہنے، آہستگی سے دروازہ کھولا، پھر باہر نکلے اور آہستگی سے دروازہ بند کیا، میں نے بھی سر پر چادر اوڑھی، گھونگھٹ نکالا اور اپنا تہہ بند باندھا پھر آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑی یہاں تک کہ آپ ﷺ بقیع (قبرستان) پہنچ گئے اور وہاں دیر تک کھڑے رہے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ تین بار اٹھائے پھر وہ پلٹے تو میں بھی پلٹی، آپ ﷺ تیز چلے تو میں بھی تیز چلی، پھر آپ ﷺ دوڑے تو میں بھی دوڑی، پھر آپ ﷺ گھر آئے تو میں بھی گھر آ گئی میں آپ ﷺ سے پہلے گھر پہنچی اور آتے ہی لیٹ گئی۔ پھر آپ ﷺ بھی گھر میں داخل ہوئے اور فرمایا: اے عائش! تمہیں کیا ہوا ہے جو تمہارا سانس پھول رہا ہے؟ فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا: کچھ نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: البتہ تم بتاؤ گی نہیں تو وہ لطیف وخبیر مجھے خبر دے دے گا۔ کہتی ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں پھر میں نے آپ ﷺ کو سب کچھ بیان کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا تو جو سایہ مجھے اپنے آگے نظر آ رہا تھا وہ تم ہی تھیں؟ میں نے کہا: ہاں آپ ﷺ نے پیار سے میرے سینے میں گھونسہ مارا۔ جس کا درد میں نے محسوس کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو یہ سمجھتی تھی کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کرے گا؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جو کچھ لوگ چھپاتے ہیں اللہ اس کو جانتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

232. **عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: اَنَّهَا يَعْنِيْ اَتَتْ بِطَعَامٍ فِيْ صَحْفَةٍ لَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابِهٖ. فَجَاءَتْ عَائِشَةُ مُتَّزِرَةً بِكِسَاءٍ وَمَعَهَا فِهْرٌ فَفَلَقَتْ بِهِ الصَّحْفَةَ، فَجَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ فِلْقَتَيِ الصَّحْفَةِ وَيَقُوْلُ: كُلُوْا غَارَتْ اُمُّكُمْ. مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَحْفَةَ عَائِشَةَ فَبَعَثَ بِهَا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَاَعْطٰى صَحْفَةَ اُمِّ سَلَمَةَ عَائِشَةَ.** [رواه النسائي، كتاب عشرة النساء: 3408]

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ اور اُن کے ساتھیوں کے لیے ایک پیالے میں کھانا لے کر آئیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی چادر اوڑھے ہوئے اور ایک پیالہ لیے ہوئے آئیں ان کے پاس ایک پتھر تھا جس سے انہوں نے (اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے) پیالے کو دو ٹکڑے کر ڈالا۔ رسول اللہ ﷺ دونوں ٹکڑوں کو جوڑ کر فرمانے لگے۔ کھاؤ تمہاری ماں حسد کا شکار ہوگئی ہیں۔ دو بار یہ فرمایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا

ثابت پیالہ امِ سلمہ کو بھجوادیا اورامِ سلمہ رضی اللہ عنہا کا ٹوٹا پیالہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا۔

233. عَنْ اَنَسٍ قَالَ: بَلَغَ صَفِيَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ: بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ، فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ وَهِيَ تَبْكِي، فَقَالَ: **مَا يُبْكِيكِ؟ قَالَتْ: قَالَتْ لِي حَفْصَةُ اِنِّي ابْنَةُ يَهُوْدِيٍّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَاِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ، وَاِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ، وَاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ، فَفِيمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ؟ ثُمَّ قَالَ: اِتَّقِي اللّٰهَ يَاحَفْصَةُ.**

[رواه الترمذي، كتاب المناقب: 3894]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو خبر پہنچی کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہودی کی بیٹی کہا ہے اس پر وہ رونے لگیں۔ جب نبی ﷺ تشریف لائے تو وہ رو رہی تھیں آپ ﷺ نے پوچھا: کیوں رو رہی ہو؟ انہوں نے عرض کی کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہودی کی بیٹی کہا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: تم نبی کی بیٹی ہو، تمہارا چچا بھی نبی ہے اور تم نبی کے نکاح میں بھی ہو پھر وہ تم پر کس بات میں فخر کرتی ہے؟ پھر فرمایا: اے حفصہ رضی اللہ عنہا! اللہ سے ڈرو۔

234. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا ذَكَرَ خَدِيْجَةَ، اَثْنٰى عَلَيْهَا، فَاَحْسَنَ الثَّنَاءَ، قَالَتْ: فَغِرْتُ يَوْمًا، فَقُلْتُ: مَا اَكْثَرَ مَا تَذْكُرُهَا حَمْرَاءَ الشِّدْقِ، قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهَا خَيْرًا مِنْهَا، قَالَ: **مَا اَبْدَلَنِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ خَيْرًا مِنْهَا، قَدْ آمَنَتْ بِيْ اِذْ كَفَرَ بِيَ النَّاسُ، وَصَدَّقَتْنِيْ اِذْ كَذَّبَنِيَ النَّاسُ، وَوَاسَتْنِيْ بِمَا لِهَا اِذْ حَرَمَنِيَ النَّاسُ، وَرَزَقَنِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَدَهَا اِذْ حَرَمَنِيْ اَوْلَادَ النِّسَاءِ.**

[رواه أحمد، ج:41، 24864]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کرتے تو اُن کی بہت زیادہ تعریف وتوصیف کرتے۔ فرماتی ہیں ایک دن مجھے غیرت آئی تو میں نے کہا: آپ ﷺ اکثر وبیشتر ایک سُرخ مسوڑھوں والی عورت کا ذکر کرتے رہتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بہتر بیوی عنایت کردی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر بیوی عطا نہیں کی، وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب

سب لوگوں نے میرا انکار کیا، اس نے اس وقت میری تصدیق کی جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا، اس نے اپنے مال و دولت سے میری مدد کی جب کہ دوسروں نے مجھے محروم کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس سے مجھے اولاد کی نعمت عطا کی جب کہ دوسری بیویوں سے اولاد نہیں ہوئی۔

235. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: اَتٰی جِبْرِیْلُ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذِهٖ خَدِیْجَةُ قَدْ اَتَتْ مَعَهَا اِنَاءٌ فِیْهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ، فَاِذَا هِیَ اَتَتْکَ فَاقْرَءْ عَلَیْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَ مِنِّیْ، وَبَشِّرْهَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِیْهِ وَلَا نَصَبَ. [رواه البخاری، کتاب مناقب الانصار:3820]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرئیلؑ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں جو سالن یا کھانے یا پانی کا برتن آپ کے پاس لیے آ رہی ہیں جب وہ آپ کے پاس آئیں تو انہیں ان کے رب کی طرف سے سلام کہیں اور میری طرف سے بھی اور انہیں جنت میں موتیوں کے ایک محل کی خوشخبری دیں جس میں نہ کوئی شور و غل ہے اور نہ کوئی تکلیف اور تھکاوٹ۔

صِلَةُ الْاَرْحَامِ

صلہ رحمی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:... وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَ لُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ...[النسآء:1]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور اُس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں کے معاملے میں بھی۔ (اللہ سے ڈرتے رہو)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ... [الرعد:21]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور وہ لوگ جو ملاتے ہیں جنہیں ملانے کا حکم اللہ نے دیا ہے۔

236. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: **اَلرَّحِمُ شِجْنَةٌ، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ.** [رواہ البخاری، کتاب الأدب: 5989]

نبی کریم ﷺ کی زوجہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: رحم شاخ ہے۔ جو شخص اس سے ملے میں اس سے ملتا ہوں اور جو اس سے قطع تعلق کرے میں اس سے قطع تعلق کرتا ہوں۔

237. اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: اِنَّ جُبَیْرَ بْنَ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: **لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ**. [رواہ البخاری، کتاب الأدب: 5984]

محمد بن جبیر بن مطعمؒ سے مروی ہے کہ سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

238. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: **مَنْ سَرَّهُ اَنْ یُبْسَطَ لَهُ فِیْ رِزْقِهٖ، وَاَنْ یُنْسَاَ لَهُ فِیْ اَثَرِهٖ، فَلْیَصِلْ رَحِمَهُ.**

[رواہ البخاری، کتاب الأدب: 5985]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جسے پسند ہے کہ اس کی روزی

میں فراخی ہو اور اس کی عمر دراز کی جائے تو چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کیا کرے۔

239. عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّ لِیْ قَرَابَةً، اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِّیْ، وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيئُوْنَ اِلَیَّ، وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَیَّ، فَقَالَ: **لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ، فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ، مَا دُمْتَ عَلٰی ذٰلِكَ.** [رواه مسلم، كتاب البر والصلة:6525]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے کچھ رشتے دار ہیں، میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے قطع تعلق کرتے ہیں۔ میں ان سے اچھا سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے برا سلوک کرتے ہیں۔ میں ان سے تحمل اور بردباری سے پیش آتا ہوں اور وہ میرے ساتھ نادانی سے پیش آتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو ایسا ہی ہے جیسا تو نے کہا ہے تو گویا تو ان کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہا ہے اور ان کے مقابلے میں تیرے ساتھ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مددگار رہے گا جب تک تیرا رویہ یہی رہے گا۔

240. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: **لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ، وَلٰكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِیْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا.** [رواه البخاری، كتاب الأدب :5991]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بدلے میں صلۂ رحمی کرنا صلۂ رحمی نہیں ہے بلکہ صلۂ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ قطع رحمی کی جائے تب وہ صلۂ رحمی کرے۔

حَقُّ الْجَارِ

ہمسائے کے حقوق

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:...وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ...

[النسآء:36]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور پڑوسی رشتہ دار سے اور اجنبی ہمسایہ سے اور پہلو کے ساتھی سے (احسان کا معاملہ کرو)۔

241. عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: **خَیْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرُھُمْ لِصَاحِبِہٖ، وَخَیْرُ الْجِیْرَانِ عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرُھُمْ لِجَارِہٖ.**

[رواہ الترمذی، کتاب البر والصلة: 1944]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں ساتھیوں میں بہتر ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لیے بہتر ہو اور پڑوسیوں میں بہتر پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے حق میں بہتر ہو۔

242. عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: **لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا یَأْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ.** [رواہ مسلم، کتاب الایمان: 172]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کا ہمسایہ اس کے مکر و فریب سے محفوظ نہ ہو۔

243. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ یُخْبِرُ ابْنَ الزُّبَیْرِ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: **لَیْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یَشْبَعُ، وَجَارُہٗ جَائِعٌ.** [رواہ البخاری فی الأدب المفرد: 112]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ابن زبیر کو خبر دیتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو کہتے سنا: وہ شخص مومن نہیں ہے جو خود تو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا ہمسایہ بھوکا ہو۔

244. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ. [رواه البخاري، كتاب الأدب: 6014]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام مجھے اس طرح بار بار پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گزرا کہ شاید اسے وراثت میں شریک نہ کردیں۔

245. عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَ لَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ. [رواه البخاري، كتاب الأدب: 6017]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی کسی پڑوسن کے لیے کسی چیز کو (ہدیہ میں دینے کے لیے) حقیر نہ سمجھے خواہ بکری کا پایہ ہی کیوں نہ ہو۔

246. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِي جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِي؟ قَالَ: اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا. [رواه البخاري، كتاب الهبة: 2595]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے دو پڑوسی ہیں تو مجھے کس کے گھر ہدیہ بھیجنا چاہیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا دروازہ تم سے قریب ہو۔

بِرُّ الیَتِیمِ

یتیم کے ساتھ حسنِ سلوک

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: **فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْھَرْ** ○ [الضحٰی:9]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تو جہاں تک یتیم کا تعلق ہے، تو سختی نہ کرو۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: **اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ○ فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ○**

[الماعون:1-2]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کیا تم نے اُس شخص کو دیکھا جو جزا اور سزا کو جھٹلاتا ہے؟ تو یہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔

247. عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: **اَنَا وَ کَافِلُ الْیَتِیْمِ فِی الْجَنَّۃِ ھٰکَذَا، وَقَالَ بِاِصْبَعَیْہِ السَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی.** [رواہ البخاری، کتاب الأدب: 6005]

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ ﷺ نے شہادت اور درمیانی انگلیوں کے اشارہ سے بتایا۔

248. عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ، اَنَّ رُجُلًا شَکَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَسْوَۃَ قَلْبِہٖ، فَقَالَ لَہٗ: **اِنْ اَرَدْتَّ اَنْ یَلِیْنَ قَلْبُکَ، فَاَطْعِمِ الْمِسْکِیْنَ، وَامْسَحْ رَاْسَ الْیَتِیْمِ.**

[رواہ احمد، ج:13، 17576]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دل کی سختی کی شکایت کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا دل نرم ہو تو مسکین کو کھانا کھلاؤ اور یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو۔

249. عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: **اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِیْفَیْنِ: اَلْیَتِیْمِ وَالْمَرْاَۃِ.** [رواہ ابن ماجہ، کتاب الأدب: 3678]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں دو کمزوروں کے حق کو حرام قرار

دیتا ہوں ایک یتیم اور دوسرا عورت۔

250. عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: **اَبْغُوْنِی الضُّعَفَاءَ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ** . [رواه أبو داؤد، كتاب الجهاد : 2594]

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مجھے تم کمزوروں میں تلاش کرو۔ یقیناً بے شک تمہارے ان کمزوروں کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔

رِقَاقُ الْقُلُوْبِ

دلوں کو نرم کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ...

(الزمر:23)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ نے بہترین کلام نازل کیا ہے، ایسی کتاب جس کی آیات آپس میں ملتی جلتی اور بار بار دہرائی گئی ہیں اسے سن کر ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرنے والے ہیں، اور پھر ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۝

(الانبیاء:90)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: پھر ہم نے اس کی دعا قبول فرما کر اسے یحییٰ عطا کیا اور اس کی بیوی کو اس کے لیے درست کر دیا یہ لوگ نیک کاموں کی طرف جلدی کرتے تھے اور ہمیں رغبت اور خوف سے پکارتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے۔

251. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَنْ خَيْرُ النَّاسِ؟ قَالَ: مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ. [رواه الترمذی، کتاب الزهد:2329]

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگوں میں کون سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی عمر زیادہ ہو اور اس کا عمل نیک ہو۔

252. عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ يَقُوْلُ: سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: مَا الْاِثْمُ؟ فَقَالَ: اِذَا حَكَّ فِيْ نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ، قَالَ: فَمَا الْاِيْمَانُ؟ قَالَ: اِذَا سَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ،

وَسَرَّتکَ حَسَنَتُکَ، فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ. [رواہ احمد، ج:36، 22159]

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ گناہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے دل میں کسی چیز کے بارے میں کھٹک پیدا ہو تو اس کو چھوڑ دو۔ اس نے پوچھا: تو ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تمہیں اپنی برائی بری لگے اور اپنی نیکی اچھی لگے تو تم مومن ہو۔

253. عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْاَ نْصَارِیِّ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ؟ فَقَالَ: اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْاِثْمُ مَاحَاکَ فِیْ صَدْرِکَ، وَکَرِهْتَ اَنْ یَّطَّلِعَ عَلَیْهِ النَّاسُ. [رواہ مسلم، کتاب الزھد: 6516]

سیدنا نواس بن سمعان انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تجھے یہ ناگوار ہو کہ لوگ اس سے باخبر ہوں۔

254. عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَیْرًا یَسْتَعْمِلُهُ، قِیْلَ: کَیْفَ یَسْتَعْمِلُهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: یُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ.

[رواہ ابن حبان، کتاب البر و الاحسان، ج:2، 341]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے لیے خیر چاہتے ہیں تو اس سے کام لیتے ہیں۔ پوچھا گیا: کس طرح کام لیتے ہیں اے اللہ کے رسول ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: موت سے پہلے اس کو نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرما دیتے ہیں۔

255. عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: کَانَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِیْ اِبِلِهِ، فَجَاءَهُ ابْنُهُ عُمَرُ، فَلَمَّا رَآهُ سَعْدٌ قَالَ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الرَّاکِبِ، فَنَزَلَ، فَقَالَ لَهُ: اَنَزَلْتَ فِیْ اِبِلِكَ وَغَنَمِكَ وَتَرَکْتَ النَّاسَ یَتَنَازَعُوْنَ الْمُلْكَ بَیْنَهُمْ؟ فَضَرَبَ سَعْدٌ فِیْ صَدْرِهِ فَقَالَ: اُسْکُتْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ

الْخَفِيَّ. [رواہ مسلم، کتاب الزھد: 7432]

سیدنا عامر بن سعد کہتے ہیں کہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے اونٹوں میں تھے کہ ان کا بیٹا عمر آیا۔ جب سعد رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھا تو کہا میں اس سوار کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر وہ اترا اور بولا کہ تم اپنے اونٹوں اور بکریوں میں اترے ہو اور لوگوں کو چھوڑ دیا کہ وہ سلطنت کے لیے لڑ رہے ہیں؟ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے اس کے سینے پر مارا اور کہا چپ رہ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے سے محبت کرتا ہے جو متقی، غنی، چھپا ہوا ہو۔

256. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْيَمَنِ، خَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُوْصِيهِ، وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِيْ تَحْتَ رَاحِلَتِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: **يَا مُعَاذُ، اِنَّكَ عَسٰى اَنْ لَا تَلْقَانِيْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا، اَوْ لَعَلَّكَ اَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِيْ هٰذَا اَوْ قَبْرِيْ، فَبَكٰى مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ الْتَفَتَ، فَاَقْبَلَ بِوَجْهِهِ نَحْوَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ: اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِيَ الْمُتَّقُوْنَ، مَنْ كَانُوْا وَحَيْثُ كَانُوْا**. [رواہ أحمد، ج: 36، 22052]

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ان کو یمن کی طرف بھیجا تو رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ نکلے، آپ ﷺ ان کو وصیت کر رہے تھے، معاذ رضی اللہ عنہ سوار تھے اور رسول اللہ ﷺ ان کی سواری کے ساتھ چل رہے تھے۔ جب آپ ﷺ (وصیت سے) فارغ ہوئے تو فرمایا: اے معاذ! ہوسکتا ہے کہ تم اس سال کے بعد مجھ سے نہ مل سکو شاید تم میری اس مسجد یا میری قبر سے گزرو۔ تو معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی جدائی کے رنج میں رو پڑے۔ پھر آپ ﷺ مڑے اور انہوں نے اپنا رخ مدینہ کی طرف کر لیا۔ پھر فرمایا: بے شک میرے سب سے زیادہ قریب متقی لوگ ہیں، وہ جو کوئی بھی ہوں اور جہاں کہیں بھی ہوں۔

257. عَنْ اَنَسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِيْ، قَالَ: زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى قَالَ: **زِدْنِيْ، قَالَ: وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ:**

زِدْنِیْ بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ، قَالَ: وَیَسَّرَ لَکَ الْخَیْرَ حَیْثُ مَا کُنْتَ.

[رواہ الترمذی، کتاب الدعوات: 3444]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرا سفر کرنے کا ارادہ ہے، آپ مجھے زادِ راہ عنایت فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کے توشے سے آراستہ فرمائے۔ اس نے کہا، میرے لیے مزید دعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور تیرے گناہ معاف فرما دے۔ اس نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کچھ اور، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو جہاں کہیں بھی ہو، اللہ تعالیٰ تیرے لیے بھلائی کو آسان کر دے۔
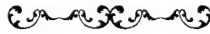
اِهْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ

لَا یَهْدِیْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَهَا

لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ

اے اللہ

میری سب سے اچھے اخلاق کی طرف رہنمائی فرما۔

تیرے سوا اچھے اخلاق کی راہ کوئی نہیں دکھا سکتا اور برے اخلاق کو مجھ سے دور کر دے

انہیں تیرے سوا مجھ سے کوئی اور دور نہیں کر سکتا۔

(راوہ مسلم، کتاب الصلاۃ:1812)

کتابیات

• صحیح البخاری — ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری الجعفی
مکتبہ دارالسلام الریاض، — طبع 1999

• صحیح مسلم — ابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیر ی النیسا بوری
مکتبہ دارالسلام الریاض، — طبع 1998

• سنن أبی داؤد — ابوداود سلیمان بن الاشعث بن اسحاق الازدی السجستانی
مکتبہ دارالسلام الریاض، — طبع 1999

• سنن الترمذی — ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ابن موسیٰ الترمذی
مکتبہ دارالسلام الریاض، — طبع 1999

• سنن النسائی — ابوعبدالرحمٰن احمد ابن شعیب بن علی ابن سنان النسائی
مکتبہ دارالسلام الریاض، — طبع 1999

• سنن ابن ماجه — ابوعبداللہ محمد بن یزید الربعی ابن ماجہ القزوینی
مکتبہ دارالسلام الریاض، — طبع 1999

• مسند احمد — احمد بن محمد بن حنبلؒ،
مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، — طبع 1999

• صحیح ابن حبان — الامیر علاء الدین علی بن بلبان الفارسیؒ،
مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، — طبع 1993

• صحیح الجامع الصغیر و زیادة محمد ناصر الدین البانی،
المکتب الاسلامی بیروت، — طبع 1986

• الادب المفرد — ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری الجعفی،
دارالصدیق، الجبیل۔ المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، — طبع 2000

• السنن الکبری — ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیہقی، دار الکتب العلمیہ بیروت، طبع 1999

• مسند ابی یعلی الموصلی — احمد بن علی بن المثنی التمیمی، دار المامون للتراث دمشق، بیروت، طبع 2009

• لغات الحدیث — وحید الزماں، میر محمد، کتب خانہ مرکز علم وادب آرام باغ، کراچی۔

• المعجم المفہرس — مکتبہ بریل فی مدینہ لندن، طبع 1936

• The Hans Wehr dictionary of Modern Written Arabic — Edited by J M. Cowan, 1976

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الہدیٰ ایک نظر میں

الہدیٰ انٹرنیشنل ویلفیئر فاؤنڈیشن پاکستان، قرآن وسنت کی تعلیم اور خدمت خلق کے کاموں میں 1994ء سے کوشاں ہے۔ الحمدللہ آج نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کے کئی ممالک میں اس کی شاخیں اسی مقصد کے حصول کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ فاؤنڈیشن کے تحت درج ذیل شعبہ جات کام کررہے ہیں۔

شعبۂ تعلیم وتربیت: اس شعبہ کے تحت قرآن وسنت کی تعلیم اور طالبات کی تربیت و کردار سازی کے لیے مختلف دورانیے کے درج ذیل کورسز کروائے جاتے ہیں:

- **تعلیم القرآن:** مکمل قرآن مجید کا لفظی ترجمہ وتفسیر، تجوید، حدیث وسیرت النبی ﷺ اور فقہ العبادات پر مشتمل کورسز ہیں۔
- **ناظرہ وتجوید اور تحفیظ القرآن:** قرآن مجید کو درست پڑھنے اور حفظ کے کورسز ہیں۔
- **تعلیم الحدیث:** صحیح بخاری، ریاض الصالحین کے منتخب ابواب اور علوم الحدیث پر مبنی ہیں۔
- **روشنی کا سفر:** یہ کورس کم پڑھی لکھی لڑکیوں کے لیے اسلامی تعلیمات پر مشتمل کورس ہے۔
- **روشنی کی کرن:** ناخواندہ خواتین و لڑکیوں کی تعلیم وتربیت کورس ہے۔
- **ریالٹی چیک:** انگریزی زبان میں ہفتہ وار تعلیمی پروگرام ہے۔
- **منارالاسلام:** بچوں کی دینی تعلیم وتربیت کے لیے ہفتہ وار پروگرام اور ناظرہ قرآن کی تعلیم کے لیے مفتاح القرآن پروگرام ترتیب دیا گیا ہے۔
- **فہم القرآن:** رمضان المبارک میں روزانہ ایک پارہ کے ترجمہ اور فہم پر مبنی پروگرام ہے۔
- **سمر کورسز:** گرمیوں کی چھٹیوں میں ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والی ہر عمر کی خواتین، لڑکیوں اور بچوں کے لیے مختصر دورانیے کے کورسز پڑھائے جاتے ہیں۔
- الہدیٰ کیمپس اور برانچز میں تدریس کے علاوہ گھر بیٹھے بذریعہ خط و کتابت اور آن لائن تعلیم حاصل کرنے کی سہولت بھی موجود ہے۔

شعبۂ نشرواشاعت: قرآن وسنت کی تعلیم کو عامۃ الناس تک پہنچانے کے لیے الہدیٰ پبلی کیشنز کے تحت مختلف موضوعات پر کتب، کارڈز، کتابچے اور پمفلٹس چھپوائے جاتے ہیں اور ان کا مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی شائع کیا جاتا ہے۔

- قرآن مجید کی قراءت، ترجمہ وتفسیر، حدیث وسیرت النبی ﷺ، مسنون دعاؤں اور روزمرہ زندگی کے مسائل سے

متعلق رہنمائی پر مبنی آڈیو کیسٹس (Audio)، سی ڈیز (c.d) اور وی سی ڈیز (v.c.d) تیار کی جاتی ہیں۔اسی طرح ریڈیو، ٹی وی اور کیبل چینلز پر چلانے کے لیے بھی پروگرام تیار کیے جاتے ہیں۔

- تحریری اور صوتی مواد مندرجہ ذیل ویب سائٹس: www.farhathashmi.com
www.alhudapk.com سے بلا معاوضہ ڈاؤن لوڈ کر کے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

شعبۂ خدمت خلق: کے تحت متعدد معاشرتی خدمات سرانجام دی جا رہی ہیں مثلاً

- ذہین اور مستحق طلبہ کے لیے تعلیمی وظائف
- کچی بستیوں میں تعلیمی اور رفاہی کام
- روزگار کی فراہمی ٹھیلے اور سلائی مشینیں مہیا کر کے
- بیوہ اور نادار خواتین کے لیے ماہانہ وظائف
- میرج بیورو بلا معاوضہ سہولت
- دینی و سماجی رہنمائی
- کفن کی دستیابی
- خاتون کی میت کو غسل دینے کا بندوبست
- رمضان المبارک میں راشن کی فراہمی
- عیدالاضحیٰ کے موقع پر اجتماعی قربانی
- کنوؤں کی کھدائی کے ذریعے خشک علاقہ جات میں پانی کی فراہمی
- فری میڈیکل کیمپوں کا قیام
- مستحق افراد کے لیے ماہانہ راشن اور کپڑوں کی تقسیم
- قدرتی آفات کے موقع پر ممکنہ ضروری امداد
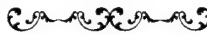
الھدیٰ پبلی کیشنز کی مطبوعات

کتب

- قرآن مجید (اردو لفظی ترجمہ)
- منتخب آیات قرآنیہ
- منتخب سورتیں
- منتخب سورتیں اور آیات
- تعلیم القرآن القراءۃ والکتابۃ
- قرآن کریم اور اس کے چند مباحث
- حدیث رسولؐ ایک تعارف ایک تجزیہ
- حفاظت حدیث کیوں اور کیسے؟
- قال رسول اللہ ﷺ
- رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا
- صدقہ وخیرات
- حسن اخلاق
- فتنوں کے دور میں کیا کرنا چاہیے؟
- محمد رسول اللہؐ معمولات اور معاملات
- عربی گرامر
- اسلامی عقائد
- فقہ اسلامی ایک تعارف ایک تجزیہ
- میرا جینا میرا مرنا
- آخری سفر کی تیاری
- بیوگی کا سفر
- ابوبکر صدیقؓ
- والدین ہماری جنت
- حصول علم اور خواتین

پمفلٹس

- نماز باجماعت کا طریقہ
- نمازِ فجر کے لیے کیسے بیدار ہوں؟
- جمعہ کا دن مبارک دن
- نماز استسقاء
- درود وسلام --- الصلاۃ علی النبی ﷺ
- غسل میت اور کفن پہنانا
- اظہارِ محبت کیسے؟
- ان حالات میں کیا کریں؟

دعائیں

- قرآنی اور مسنون دعائیں
- وایاک نستعین
- نبی اکرمؐ کے صبح وشام کے اوراد
- نماز کے بعد کے مسنون اذکار
- نماز تہجد کے لیے دعائے استفتاح
- حصول علم کی دعائیں
- فہم قرآن میں مددگار دعائیں
- آیات شفا
- مقبول دعائیں
- سفر کی دعائیں
- دعائے استخارہ
- صالح اولاد کے لیے دعائیں
- نظر بد اور تکلیف کی دعائیں
- سوتے میں وحشت کی دعائیں
- دشمن کے شر سے حفاظت کی دعائیں
- میت کی بخشش کی دعاء

اسلامی مھینے

- محرم الحرام
- صفر کا مہینہ اور بدشگونی
- رجب اور شب معراج
- شعبان المعظم
- روزے کے احکام
- رمضان المبارک مسنون دعائیں
- رمضان المبارک اور خواتین
- عید الفطر
- حج بیت اللہ
- رہبر حج
- زادِ راہ
- لبیک عمرہ
- عشرہ ذوالحجہ، عید الاضحیٰ اور قربانی
- تکبیرات
- عید کارڈز

پوسٹرز

- نماز فجر کے لیے کیسے بیدار ہوں؟

جائزہ لسٹ

- صلوۃ ٹائم
- نبی کریمؐ کے لیل ونہار کی روشنی میں
- رسول اللہ ﷺ سے میرا تعلق

سنیئے اور سنوایئے

عبادات

- نماز فرض ہے۔
- نماز کیا سکھاتی ہے؟
- نماز میں خشوع کیسے؟
- نماز تہجد قرب الٰہی کا ذریعہ
- آیئے نماز سکھیے

اللہ میرا رب

- آیۃ الکرسی
- اللہ تیرا شکر
- اللہ کے محبوب بندے
- اللہ ہی کے ہو کر رہو
- اللہ کا رنگ بہترین رنگ
- اللہ کی قدر پہچانو
- انسان اللہ کا محتاج
- ذکر و تسبیح
- شکر گزاری کے طریقے
- دوڑو اپنے رب کی طرف

باہمی تعلقات

- صلہ رحمی
- ہمارے معاملات ہماری پہچان
- السلام علیکم
- حقوق العباد
- رشتوں کو جوڑیے
- عدل، احسان، صلہ رحمی
- مسلمان کیسا ہوتا ہے؟
- خوشگوار باہمی تعلقات
- دوستی

پردہ

- لباس وحجاب
- پردہ کیوں کریں؟

اخلاقی خوبیاں

- اچھی نیت اچھا پھل
- اجنبی لوگ
- دل کی باتیں
- جب حیا نہ رہے
- نیکی کیا ہے؟
- نرم مزاجی
- صبر بہت ضروری ہے
- سچے مومن
- سادگی میں آسانی
- توکل علی اللہ
- قوی مومن، کمزور مومن
- ارادے جن کے پختہ ہوں
- رحمان کے بندے

اخلاقی برائیاں

- غیبت، بدگمانی اور تجسس
- فضول باتیں کس کے لیے؟
- غصہ جانے دو
- حسد کی آگ
- حرص و ہوس دین کے دشمن
- اتراؤ مت
- خود فریبی
- خود پسندی
- منافق کون؟
- منافقت دل کی بیماری
- مذاق نہ اڑاؤ
- شہرت کے طالب
- شراب اور جوا

انفاق فی سبیل اللہ

- صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا
- محبوب کے لیے محبوب چیز
- فائدہ مند تجارت

بچوں کی تربیت

- بچوں کی تربیت میں ماں کا کردار
- فتنۂ اولاد
- بچوں کی تربیت کیسے کریں
- آگ سے بچاؤ خود کو اور گھر والوں کو
- مجھے جینے دو
- بچوں کی تربیت پہلا قدم

دعوت و تبلیغ

- آؤ جھک جائیں
- اللہ کے مددگار
- اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں
- برائی کو روکو
- چنے ہوئے لوگ
- امتحان تو ہوگا
- انسان اللہ کی نظر میں
- اتحاد کیسے ممکن ہے؟
- اب بھی نہ جاگے تو

جادو اور جنّات

- جادو حقیقت اور علاج
- آسیب، جادو نظر بد کا شرعی علاج
- شیطان کھلا دشمن
- شیطان کے ہتھکنڈے

مالی معاملات

- وراثت کی تقسیم فرض ہے
- سود حرام کیوں؟

آداب

- گفتگو کا سلیقہ
- مہمان نوازی
- سفر کیسے کریں؟
- دعوتیں اور تحفے

نوٹ: ڈاکٹر فرحت ہاشمی کے یہ لیکچرز کیسٹس، سی ڈیز اور ویب سائٹ پر سنے جا سکتے ہیں

کتاب **حسن اخلاق** پر مبنی ڈاکٹر فرحت ہاشمی کے مندرجہ ذیل آڈیو لیکچرز کیسٹس اور سی ڈی میں دستیاب ہیں نیز یہ لیکچرز ویب سائٹس پر بھی موجود ہیں۔

www.alhudapk.com www.farhathashmi.com

SBN 978-969-8665-37-1

الہدیٰ
پبلی کیشنز
AL-HUDA PUBLICATIONS